ترتیبِ نو کے ساتھ

اَذکارِ جُمُعَہ

- جُمُعَۃُ المبارک کے دِن کے فضائل
- جُمُعَۃ المبارک کے دِن کیا پڑھنا چاہیے؟
- جُمُعَۃ المبارک کے دِن کے مسنون اَعمال و اَذکار
- جُمُعَۃ المبارک کے دِن کو قیمتی بنانے کی تدبیریں

مُرتّبین

علماءِ مدرسہ بیتُ العِلم

بیتُ العِلم ٹرسٹ

اذکارِ جمعہ

جمعۃ المبارک کے دِن کے فضائل
جمعۃ المبارک کے دِن کیا پڑھنا چاہیے؟
جمعۃ المبارک کے دن کے مسنون اعمال واذکار
جمعۃ المبارک کے دن کو قیمتی بنانے کی تدبیریں

مرتّبین

عُلماءِ مدرسہ بیت العلم

گلشن اقبال، کراچی

ناشر

بیتُ العلم

گلشن اقبال، کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بشکریہ: بیت العلم
اردو بازار، کراچی۔

کتاب کا نام:............اذکارِ جمعہ

تاریخ اشاعت:............رجب ۱۴۳۳ھ بمطابق جون ۲۰۱۲ء

اسٹاکسٹ

مکتبہ بیت العلم

فدا منزل نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی۔

فون:+92-21-32726509 موبائل:+92-322-2583199

ویب سائٹ:www.mbi.com.pk

ملنے کے دیگر پتے

☆ مکتبہ بیت العلم، اردو بازار لاہور۔ فون: +92-42-37112356

☆ مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور۔ فون: +92-42-37228196

☆ مکتبہ امدادیہ، ٹی۔بی روڈ، ملتان۔ فون: +92-61-4544965

☆ کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راولپنڈی۔ فون: +92-51-5771798

☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ فون: +92-81-662263

☆ کتاب مرکز، فیریئر روڈ، سکھر۔ فون: +92-71-5625850

☆ بیت القرآن، نزد ڈاکٹر ہارون والی گلی، چھوٹی گھٹی، حیدرآباد۔ فون: +92-22-3640875

نوٹ: یہ کتاب اب آپ ادارۃ السعید سے بذریعہ VP بھی منگوا سکتے ہیں۔

برائے سیلز و مارکیٹنگ:+92-21-32726508,+92-312-2645540,+92-312-3647578

لاہور:+92-315-4472693,+92-321-4361131

فہرست مضامین

تقریظ حضرت مولانا مفتی محمد عاصم ذکی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ------ ۵
حرف آغاز -- ۶
جمعہ کے دن کی فضیلت ---------------------------- ۱۳
جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی ---------------------- ۱۳
جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت کب آتی ہے -------------- ۱۵
جمعہ کو مرنے والے مومن کے لئے بشارت ------------ ۱۷
جمعہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے --------------- ۱۸
جمعہ کی نماز سے گناہوں کی بخشش اور ثواب ---------- ۲۰
خطبہ کے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ممنوع ہے ---------- ۲۲
جمعہ کے روز عمدہ لباس زیب تن کرنا چاہئے ----------- ۲۴
جمعہ کے لئے اچھے کپڑے بنانے کا شرعی حکم ---------- ۲۴
امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنو --------------------- ۲۵
آداب جمعہ کی رعایت کرنے والے کے لیے بشارت ------- ۲۶
مسلمانوں کے لیے جمعہ عید ہے ----------------------- ۲۷
جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لگانے کی اہمیت -------- ۲۷
سورۂ کہف کی فضیلت -------------------------------- ۲۹
سورۂ کہف --- ۳۰
سورۂ یٰس کی فضیلت ---------------------------------- ۴۷

سورۂ یٰس ---------- ۴۸
اسمائے حسنیٰ ---------- ۵۶
اسم اعظم ---------- ۶۲
صبح شام پڑھنے کی مسنون دعائیں ---------- ۶۵
پانچوں نمازوں کے بعد ---------- ۷۵
جادو، ٹونہ، آسیب وآثرات سے حفاظت کے لئے منزل ---------- ۷۷
منزل ---------- ۸۰
درود شریف کی حکمت ---------- ۹۰
درود سلام کے فضائل ---------- ۹۱
درود شریف کی منزل ---------- ۹۲
صیغ الصلاۃ ---------- ۱۰۴
صیغ السلام ---------- ۱۱۶
استغفار جمعہ کی منزل ---------- ۱۲۳
صلوٰۃ التسبیح ---------- ۱۳۸
چھوٹی صلوٰۃ التسبیح ---------- ۱۴۴
اپنی نمازیں صحیح کریں ---------- ۱۴۶
ایک جامع دعا جس میں ۲۳ سال کی حضور ﷺ کی دعائیں موجود ہیں ---------- ۱۵۲
علماء کرام اور طلباء کے لئے دعا ---------- ۱۵۳

تأثرات

حضرت مولانا مفتی محمد عاصم ذکی صاحب دامت برکاتھم العالیۃ

اللہ تعالیٰ اس عمل کو زیادہ پسند فرماتے ہیں جو اہتمام سے کیا جائے جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیے اول وقت میں مسجد پہنچنا، صلوۃ التسبیح پڑھنا اور دوسرے مسنون اذکار و اعمال کرنا مسلمان کی شان ہے بجائے اس کے کہ تقریر ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے مسجد پہنچے اور لوگوں کے کندھوں کو پھلانگتے ہوئے اگلی صفوں تک پہنچنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ بات حدیث کی رو سے ناپسندیدہ قرار دی گئی ہے[1] بہرحال جمعہ کے مبارک دن کا استقبال اور اس دن کے خاص خاص اعمال کا اہتمام اکابرِ امت کے یہاں قرنِ اول سے چلا آیا ہے اس لئے مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ وہ اس دن کے لمحات اور گھڑیوں کو زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد سے منور کر کے قیمتی بنائے۔ جمعہ کے دن کو قیمتی بنانے اور اس دن کی برکت سے اپنی دعائیں قبول کروانے کے بارے میں ہمارے مدرسہ بیت العلم کے احباب نے یہ مجموعہ ترتیب دیا ہے الحمدللہ بڑی جانفشانی سے جمعہ کے دن سے متعلق مستند اذکار و اشغال اور فضائل جمع کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ یہ کتاب اپنے قارئین کے لئے بہت نافع ثابت ہوگی اور مرتبین اور ہم سب کے لئے نجات کا ذریعہ ہوگی۔ آخر میں تمام قارئین سے گزارش ہے کہ اسے پڑھنے کے بعد مرتبین، ناشر اور اس کی تیاری میں کسی بھی طرح کا تعاون کرنے والوں کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

(مولانا مفتی) عاصم ذکی (صاحب)

استاذ جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

---

[1] رواہ الترمذی فی باب کراھیۃ التخطی یوم الجمعۃ: ۱/۱۱۴

حرفِ آغاز

ہمیشہ سے ہی مسلمانوں کے یہاں جمعہ کے دن کا استقبال عید اور شب قدر کی طرح ہوتا آیا ہے ایک وقت تھا جب جمعہ کا اہتمام شب جمعہ ہی سے شروع ہو جاتا تھا۔ جمعرات کے دن مغرب کے بعد ہی سے نوافل کی کثرت، تلاوت کی کثرت، اور دعاؤں کا اہتمام ہوتا تھا۔ جمعہ کے دن کی چھٹی ختم ہونے کے بعد جمعہ کے دن کے آداب و مستحبات کی رعایت کا موقع کم ملنے لگا لہٰذا خیال پیدا ہوا کہ احادیثِ شریفہ میں نماز جمعہ کے اہتمام سے متعلق اور جمعہ کے دن خاص خاص اذکار و اشغال کی جو ترغیب وارد ہوئی ہے انھیں ایک جگہ جمع کر کے کتابی شکل دے دی جائے تا کہ ہر مسلمان اس کتاب کو اپنے ساتھ رکھ کر اور اس مبارک دن کو قیمتی بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی دعاؤں کو قبول کروا سکے۔ اس خیال کو عملی جامہ پہناتے ہوئے یہ چند اوراد ''اذکارِ جمعہ'' کے نام سے جمع کر دیئے ہیں اب ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اس مبارک دن کو قیمتی بنانے کا اہتمام کریں اس مبارک دن کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مساجد میں اور گھروں کی مخصوص جگہیں جہاں نماز و اذکار کا اہتمام کیا جاتا ہے ان کو صاف رکھیں اور خوشبو کے ذریعے انھیں معطر رکھنے کا اہتمام کیا جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے گھروں میں مسجدیں بنائیں اور انھیں صاف رکھیں اور خوشبو کے ذریعے معطر رکھنے کا اہتمام

کریں[1] اب چند گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں خود بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

(۱) ہم سب کو چاہئے کہ چند مخصوص سورتوں کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ پورے قرآن پاک کی تلاوت کا بھی اہتمام کریں۔ سال میں کم از کم دو مرتبہ تو قرآن پاک مکمل طور پر ختم کیا کریں۔

اسی طرح خود بھی صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھوانے کا بہت زیادہ اہتمام کریں۔ بڑے ہی دکھ کی بات ہے کہ بچپن میں جس نے جیسا سیکھ لیا ہے وہ اسی انداز میں اب تک پڑھ رہا ہے۔اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ غلط پڑھ رہا ہے یا صحیح......؟ اللہ کے واسطے گزارش ہے کہ:

''آپ چاہے عمر کی کسی بھی منزل پر ہوں، کسی ماہرِ قرآن سے اصلاح کرانے کی کوشش کریں، اگر مرتے دم تک مکمل اصلاح نہ بھی ہوئی تب بھی قیامت کے دن سیکھے ہوؤں کے ساتھ اِنْ شآءَ الله تعالیٰ حشر ہونے کی امید ہے اور گھر کی عورتیں اپنے محارم مردوں سے یا خاندان میں موجود کسی صحیح قرآن پاک پڑھنے والی استانی (خاتون) سے اصلاح کرائیں۔ یعنی ان کو ترتیب وار سنائیں اور اصلاح کریں۔''

(۲) پریشانیوں، مصیبتوں اور ناگہانی آفتوں سے بچنے کے لئے، نیز آئی ہوئی مصیبتوں کو ٹالنے کے لئے جہاں آپ ایک طرف ان وظائف کا اہتمام کرتے ہیں/کرتی ہیں...... وہاں سب سے بڑھ کر تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے مکمل طور پر بچنے کا پورا اہتمام کریں۔

---

[1] الترغیب فی تنظیف المساجد و تطهيرها: ۱۲۳/۱

جن جن کاموں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے ان پر عمل کرنے اور جن باتوں سے منع کیا ہے ان سے مکمل طور پر بچنے کا پورا اہتمام کریں۔ مثلاً مرد حضرات طے کرلیں کہ گھر کے تمام بالغ مرد مسجد میں جا کر پانچ وقت کی فرض نماز باجماعت ادا کریں گے۔

عورتوں سے گزارش

عورتیں گھروں میں نماز کے اول وقت میں یا کم از کم اذان ہوتے ہی سب کام چھوڑ کر فوراً فرض نماز ادا کریں اور جس طرح مال و اسباب کی حفاظت کی خاطر مختلف وظائف اور دعاؤں کا اہتمام کرتی ہیں اس سے بھی زیادہ اہتمام سے اپنی ملکیت میں موجود تمام زیورات اور نقد رقم کی زکوٰۃ ادا کیا کریں گی۔ اور جس طرح رشتوں کے لئے دعاؤں اور بیماری سے شفاء کے لئے دم کیا ہوا پانی یا تعویذ حاصل کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ بے پردگی اور غیبت جیسے مہلک گناہوں اور غلط رسموں سے بچنے کی کوشش کریں گی۔ یاد رہے کہ دنیا میں کسی سے اپنے فائدے کی کوئی چیز ہم سفارش کرا کے، جبر سے، دھوکہ دے کر یا (اللہ نہ کرے) ظلم و زیادتی سے چھین کر، یا اس کو ڈرا دھمکا کر لے سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے اس کو راضی کئے بغیر، اور اس کی نافرمانی چھوڑے بغیر، کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے یاد رکھیئے کہ سب سے بڑا تعویذ مالک کی رضاء اور خوشنودی ہے جو نافرمانی چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ لہٰذا چھوٹے بڑے سب گناہوں کو چھوڑ کر ان سے توبہ کر کے دعا مانگیئے۔

(۳) چوبیس گھنٹے کی زندگی میں نبی کریم ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے اور انہیں آگے پھیلانے اور دوسروں کو بھی سکھلانے کا پورا پورا اہتمام کریں، صرف اور صرف چند وظائف کے پڑھنے کو کافی سمجھنا اور نبی ﷺ والے مبارک طریقوں پر عمل نہ کرنا بہت ہی بڑی محرومی کی بات ہے۔ آج ہمارے سامنے بلکہ خود ہم سے اللہ تعالیٰ کے کتنے احکام ٹوٹ رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے مبارک اور نورانی طریقے چھوٹ رہے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک مسلمان عورت ان وظائف کا اہتمام کر کے تو اپنے آپ کو بہت نیک اور دیندار سمجھتی ہے لیکن خود اپنے ہی بیٹے اور بیٹی کی شادی میں ہر وہ کام کرتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔ لہٰذا چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں خود بھی ان سنتوں پر عمل کریں اور تمام مردوں اور عورتوں میں انہیں پھیلانے کی کوشش کریں اور چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں جائز و ناجائز، حلال اور حرام کا علم حاصل کرنے کے لئے ماہر اور تجربہ کار مفتی حضرات سے مسائل پوچھنے کا اہتمام کریں۔

آپ کی سہولت کے لئے ہم نے کتاب کے آخر میں علماء اور مفتی صاحبان کے ٹیلی فون نمبر اور ان حضرات کو خط لکھنے کے لئے ان کے پتے شامل کر دیئے ہیں۔

(۴) خود بھی پورے دین پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنے گھر میں، خاندان میں اور پورے عالم کے انسانوں میں اس دین کو پھیلانے کی کوشش کیجئے۔ اس کے لئے آپ اپنی اولاد کو حافظِ قرآن بنایئے اور پھر

عالم بنائیے۔ اپنی اولاد کو دین کے علم سے محروم رکھنا یا حضور ﷺ کی احادیث سے محروم رکھنا بہت ہی خسارے کی بات ہے۔ اگر آپ کی اولاد بڑی ہو چکی ہے اور کم قسمتی سے ان کو حافظ، عالم نہیں بنایا تو ان کو وصیت کر جائیں کہ پوتے پوتیوں، نواسے اور نواسیوں کو ضرور حافظ عالم بنائیں۔ سوچئے تو...... اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے دیئے، ایک بیٹے کو بھی حافظ قرآن نہیں بنا سکے، کتنی محرومی کی بات ہے۔

"لہٰذا اگر آپ خاندان کے بزرگ ہیں، خاندان میں آپ کی بات مانی جاتی ہے تو ضرور اپنے تمام ماتحتوں کو اور ان کی اولاد کو حافظ قرآن، اور عالمِ دین بنانے کی بھرپور کوشش کیجئے اور اس کے لئے آپ کی جان، مال، صلاحیت جتنی بھی لگ جائے اور اس سے امت کے اندر علماء پیدا ہوں، جن سے عمومی طور پر دین پھیلے تو یہ آپ کے لئے دنیا و آخرت کی سعادت اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔"

(۵) اسی طرح وظائف کا اہتمام رکھتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھیئے کہ آپ کی طرف سے کسی شخص پر ظلم نہ ہو کہ اس کے دل سے نکلی ہوئی آہ آپ کی دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ مثلاً بیوی بچوں کو ستانا، چھوٹے معصوم بچوں کو بات بے بات ڈانٹنا، بیوی بچوں، ملازموں اور ماتحتوں کو جرم سے زیادہ سزا دینا، بیوی کے ضروری خرچے میں بھی تنگی کرنا، بیوی کا شوہر کی نافرمانی کرنا، اس کے مزاج و منشاء کے خلاف چلنا، ہر وقت بچوں کو ڈانٹتے رہنا، ساس ہونے کی صورت میں بہو پر ظلم کرنا، یا بہو ہوتے ہوئے ساس کو ستانا، سیٹھ ہوتے ہوئے ملازمین کو پوری تنخواہ نہ

دینا یا باوجود اپنی مالی استطاعت کے انہیں کم تنخواہ دینا کہ قناعت کے ساتھ بھی اس کا گزارہ نہ چل سکے، یا سیٹھانی ہوتے ہوئے گھر کی ماسیوں سے کام بہت زیادہ لینا اور تنخواہ بہت کم دینا......

یاد رکھیئے! ''غریبوں اور مظلوموں کی یہ آہیں، بڑی بڑی پریشانیاں اور بلائیں نازل کروادیتی ہیں اور پھر انسان ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے، جن کا علاج ڈاکٹروں کو بڑی بڑی فیسیں ادا کر کے اور بڑے بڑے ہسپتالوں میں جا کر بھی نہیں ہوسکتا، لہذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام رکھیں اور کسی مسلمان کا دل نہ دکھائیں۔''

(۶) بعض لوگ اپنے والد یا کسی مرحوم کی وفات پر ایصال ثواب کے لئے ''مجموعہ وظائف'' چھپواتے ہیں یا مدرسوں اور یتیم خانوں میں حسب توفیق مال خرچ کرتے ہیں، حالانکہ اپنی سگی بہنوں کا یا پھوپھیوں کا یا چھوٹے بھائیوں کا حق ادا نہیں کرتے۔ لہٰذا ان سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن جن کا جو حق متعین کیا ہے ان کو پہلے پہنچایا جائے، پھر ہر بالغ وارث اپنی اپنی خوشی سے اپنے مال میں سے بغیر کسی جبر واکراہ کے شرعی طریقے سے ایصال ثواب کرے، مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرنا بہتر رہے گا جس سے میت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

آخری گزارش

ان وظائف کو جب بھی پڑھنے کی توفیق ہو تو ہم سب کے لئے اور تمام مسلمان بھائی بہنوں کے لئے یہ دعا بھی ضرور کریں کہ

اے اللہ! ہم سب مسلمانوں کو خود بھی پورے دین پر چلنے والا اور اس کو پھیلانے والا بنا اور جواب تک مسلمان نہیں ہوئے ہمیں ایسی محنت کرنے کی توفیق عطا فرما کہ وہ ہمارے ذریعہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کی دعاؤں کے طالب
علماءِ مدرسہ بیت العلم

الحمد للہ ''اذکارِ جمعہ'' اور ''مجموعہ وظائف'' کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر دعا کے آخر میں حدیث کی کتاب کا حوالہ بمع صفحہ نمبر دیا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان مرد و عورت حضور ﷺ کی مانگی ہوئی دعائیں مانگ سکیں اور من گھڑت دعاؤں اور وظائف سے بچ سکیں۔

جمعہ کے دن کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''ان دنوں میں جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے، سب سے بہترین دن جمعہ ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے۔ (یعنی ان کی تخلیق مکمل ہوئی) اسی دن وہ بہشت میں داخل ہوئے اور اسی دن انہیں بہشت سے نکالا گیا (اور زمین پر اتارا گیا) اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی''۔[1] جمعہ کی فضیلت وعظمت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت سعید ابن مسیّب رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ''جمعہ کی حاضری مجھے نفل حج سے زیادہ محبوب ہے''۔ (تنبیہ الغافلین باب فضل الجمعۃ: ۱۷۱ بیروت)

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جسے اگر کوئی بندۂ مومن پالے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے (یعنی اس ساعت میں مانگی جانے والی دعا ضرور مقبول ہوتی ہے)''۔[2]

ایک روایت میں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں کہ

---

[1] رواہ مسلم فی باب فی فضیلۃ الجمعۃ: ۱/۲۸۲　[2] رواہ البخاری فی باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ: ۱/۱۲۸ ومسلم فی باب فضیلۃ الجمعۃ: ۱/۲۸۱

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''وہ ساعت بہت تھوڑی ہوتی ہے''۔ اور بخاری ومسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''بلاشک وشبہ جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ جسے اگر کوئی بندۂ مومن جو نماز کے لئے کھڑا ہو پالے اور اللہ تعالیٰ سے بھلائی کے لئے دُعا کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ وہ بھلائی ضرور عطا فرما دیتا ہے''۔ [1]

تشریح: جمعہ کے روز ایک خاص ساعت ہے جس میں بندے کی جانب سے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کی جانے والی ہر درخواست جو بموافق قواعدِ شرعیّہ ہو منظور ہوتی ہے مگر وہ ساعت متعین اور ظاہر نہیں ہے بلکہ اسے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ ساعت کب آتی ہے اور اسے پوشیدہ رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ لوگ اس ساعت کی امید میں پورے دن عبادت میں مشغول رہیں اور جب وہ ساعت آئے تو ان کی عبادت ودعا اس خاص ساعت میں بھی واقع ہو۔ علّامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''قبولیت کی جو گھڑیاں منقول ہیں، اُن سب میں جمعہ کے روز کی ساعت میں دعا کے قبول ہونے کی امید بہت زیادہ ہوتی ہے''۔ [2]

حدیث کے ان الفاظ ''اَعْطَاہُ اِیَّاہ'' کا مطلب یا تو یہ ہے کہ بندہ جب اس مقبول ساعت میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا فوراً قبول کرتا ہے یعنی اس کا مقصد دنیا ہی میں پورا کر دیتا ہے...... یا قبولیتِ دعا کی یہ صورت ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کسی مصلحت اور بندے ہی کی بہتری کے لئے

---

[1] ایضاً۔ [2] حصن حصین ص: ۳۳ مطبوعہ تاج کمپنی

دنیا میں تو اس کی دعا کا کوئی اجر ظاہر نہیں فرماتا لیکن وہ اس کے لئے ذخیرۂ آخرت بن جاتی ہے اور وہاں اس کا ثواب اسے دیا جائے گا۔

حدیث کے الفاظ (قَـائِمٌ يُصَلِّي) کے معنی یہ ہیں کہ ''نماز پابندی اور اہتمام کے ساتھ پڑھتا ہو'' اسے دیا جائے گا۔ لہٰذا جو مسلمان مرد و عورت یہ چاہتے ہیں کہ انکی دعائیں قبول ہو جائیں تو انکو چاہیئے کہ پانچ وقت کی نمازوں کی اہتمام کریں۔ مرد حضرات اذان ہوتے ہی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے جائیں اور عورتیں اذان سنتے ہی فوراً گھر میں نماز شروع کر دیں یا اس جملے کا یہ معنی ہیں کہ دعا پر مواظبت اور اہتمام کرتا ہو۔ اسلئے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اہتمام سے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلا کر دعائیں مانگنے کا معمول بنائیں کم از کم روزانہ پندرہ منٹ تو ایسا ضرور کریں تا کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا آئے۔ یا یہ معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ نماز کا انتظار کرتا ہو۔ لہٰذا نماز کیلئے جلدی چلے جانا چاہیئے تا کہ یہ فضیلت حاصل ہو سکے۔ (خلاصہ از مظاہر حق باب فضیلۃ الجمعۃ جلد ۱ صفحہ ۸۸۸)

جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت کب آتی ہے؟

(۴) حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ میں نے اپنے والد مکرّم (حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ''میں نے سرتاجِ دو عالم ﷺ کو جمعہ (کے دن) کی ساعتِ قبولیت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ساعت (خطبہ کے لئے) امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز پڑھی جانے تک کا درمیانی عرصہ ہے۔ [1]

---

[1] مسلم فی باب فضل فی ذکر الساعۃ التی تقبل فیہا دعوۃ العبد: ۱/۲۸۱

تشریح: جمعہ کے روز قبولیتِ دعا کی ساعت منقول ہے اور اس کی حقیقت میں کسی کو کوئی شبہ نہیں ہے لیکن مختلف اقوال و روایتیں منقول ہونے کی بنا پر علماء کے یہاں اس بات کے حتمی تعیّن میں اختلاف ہے کہ وہ ساعتِ قبولیت کونسی ہے؟ یعنی وہ کون سا وقت ہے جس میں ساعتِ قبولیت آتی ہے چنانچہ بعض علماء کی تحقیق تو یہ ہے کہ شبِ قدر کی ساعتِ قبولیت کی طرح جمعہ کے روز کی ساعتِ قبولیت بھی مبہم یعنی غیر واضح ہے۔ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ ساعت ہر جمعہ کو بدلتی رہتی ہے۔ کسی جمعہ کو تو دن کے ابتدائی حصہ میں آتی ہے اور کسی جمعہ کو درمیانی حصہ میں اور اسی طرح کسی جمعہ کو دن کے آخری حصہ میں آتی ہے۔ اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ وہ ساعت متعین اور معلوم ہے تو کونسی ساعت ہے اور وہ کونسا وقت ہے جس میں یہ عظیم و مقدس ساعت پوشیدہ ہے؟ اس بارے میں پینتیس اقوال منقول ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

جمعہ کے روز فجر کی نماز کے لئے مؤذن کے اذان دینے کے وقت، ابتدائے فجر سے آفتاب کے طلوع ہونے تک کا وقت، عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کا وقت، خطبہ کے بعد امام کے منبر سے اترنے سے تکبیر تحریمہ کہے جانے تک کا وقت، زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کا وقت، خطبہ کے لئے امام کے منبر پر چڑھنے سے نماز جمعہ شروع ہونے تک کا وقت، امام کے نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک کا وقت، اذان کے قریب کا وقت، امام کے خطبہ شروع کرنے اور خطبہ ختم کرنے تک کا وقت، عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک کا وقت، نماز عصر کے درمیان کا وقت

عصر کی نماز کے بعد سے (غروب آفتاب سے پہلے) نماز کا (آخری وقت مستحب رہنے کا) وقت، مطالقاً نمازِ عصر کے بعد کا وقت اور نمازِ عصر کے بعد کا آخری وقت جبکہ آفتاب ڈوبنے لگے''۔

منقول ہے کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ، حضرت فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ عنہا اور تمام اہلِ بیتِ نبوّت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنے خادموں کو متعین کرتے تھے کہ وہ ہر جمعہ کے روز آخری گھڑی کا خیال رکھیں اور اس وقت سب کو یاد دلائیں تاکہ وہ سب اس گھڑی میں پروردگار کی عبادت کرنے اور اس سے دُعا مانگنے میں مشغول ہو جائیں۔ [1]

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''یہ بات مجھے معلوم ہوئی ہے کہ جمعہ کی شب میں بھی مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے''۔

جمعہ کو مرنے والے مومن کے لئے بشارت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرتاجِ دوعالم ﷺ نے فرمایا ''ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں انتقال کرے اور اللہ تعالیٰ اُسے فتنہ (یعنی قبر کے سوال اور قبر کے عذاب) سے نہ بچائے''[2]

تشریح: مطلب یہ ہے کہ کسی خوش قسمت مسلمان کا جمعہ کے روز یا جمعہ کی شب میں انتقال کرنا درحقیقت اس کی سعادت اور آخرت کی بھلائی کی دلیل ہے کیونکہ جمعہ کی مقدس ساعتوں میں انتقال کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی بے

---

[1] الترغیب فی صلاۃ الجمعۃ لسعی الیھا:۱/۲۸۵ [2] رواہ الترمذی فی باب من یموت یوم الجمعۃ :۱/۲۰۵

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''یہ حدیث غریب ہے، اس کی اسناد متصل نہیں ہیں''۔

پناہ رحمتوں اور اس کی نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ جمعہ کے دن انتقال کرنے والے مسلمان کے حق میں بہت زیادہ بشارتیں منقول ہیں۔

مثلاً ایک روایت میں منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان جمعہ کے دن مرتا ہے، وہ عذاب قبر سے نجات دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں (میدانِ حشر میں) آئے گا کہ اس کے اوپر شہیدوں کی مہر ہوگی''۔

ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے، اس کے لئے شہید کا اجر وثواب لکھا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے بچایا جاتا ہے''۔

اسی طرح ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ''جس مسلمان مرد یا عورت کا انتقال جمعہ کے روز یا جمعہ کی شب میں ہوتا ہے، اسے فتنۂ قبر اور عذابِ قبر سے بچایا جاتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات اس حال میں ہوگی کہ اس سے کوئی محاسبہ نہیں ہوگا کیونکہ اس کے ساتھ گواہ ہونگے جو اس کی (سعادت و بھلائی کی) گواہی دیں گے یا اس پر شہداء کی مُہر ہوگی۔[1]

جمعہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے (ایک دن) یہ آیت پڑھی ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾

[1] رواہ الترمذی فی کتاب الجمعة، باب من یموت یوم الجمعة: و فی حاشیه قوت المغتذی: ۱/۲۰۵

جس کا مضمون یہ ہے کہ ''آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی تمام نعمتیں پوری کر دیں اور ہم نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔'' ان کے پاس (اس وقت) ایک یہودی (بیٹھا ہوا) تھا اس نے (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے یہ آیت سنکر) کہا کہ ''اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس (یعنی اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی تھی) عید قرار دیتے'' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا ''یہ آیت دو عیدوں کے دن یعنی حجۃ الوداع کے موقع پر جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔[1]

تشریح: اس یہودی کے یوں کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو اتنی عظیم الشان نعمت کی خوشی اور اس کے شکرانے کے طور پر اس دن کو بڑی عید کا دن قرار دے دیتے مگر تعجب ہے کہ مسلمانوں نے اس دن کو یادگار اور عید کا دن قرار نہیں دیا؟ اسکے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس آیت ہی کو ایک ایسے دن میں نازل فرمایا جو گویا ایک نہیں دو عیدوں جیسی برکات لیئے ہوئے تھا پھر ہمیں اس دن کو یادگاری دن قرار دینے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ آنحضرت ﷺ نے جو آخری حج ادا فرمایا تھا، وہ جمعہ کے دن تھا۔ گویا ایک تو جمعہ ہونے کی وجہ سے خود وہ دن افضل واشرف تھا، دوسرے عرفہ کا دن (حج) ہونے کے سبب سے اس کی فضیلت وعظمت کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ اسی دن

---

[1] رواه الترمذی فی ابو اب التفسير من سورة المائدة: ۲/۲۳۴

یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر ہے کہ اپنی عظمت وفضیلت کے اعتبار سے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑا عید کا دن اور کون سا ہوسکتا ہے؟

جمعہ کی نماز سے گناہوں کی بخشش اور ثواب

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ ''جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ہوسکے پاکی حاصل کرے اور اپنے پاس سے (یعنی گھر میں جو بلا تکلف میسر ہوسکے) سر میں تیل ڈالے اور اپنے گھر سے عطر لگائے اور پھر مسجد کے لئے نکلے اور (مسجد پہنچ کر) دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے اور پھر جتنی بھی اس کے مقدر میں ہو (یعنی جمعہ کی سنت نوافل یا قضا) نماز پڑھے اور امام کے خطبہ پڑھتے وقت خاموش رہے تو اس جمعہ اور گذشتہ جمعہ کے درمیان کے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' [1]

تشریح: ''اور جس قدر ہوسکے پاکی حاصل کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ لبیں کٹوائے۔ ناخن کٹوائے، زیرِ ناف کے بال صاف کرے، بغلوں کے بال دور کرے اور پاک وصاف کپڑے پہنے۔

''دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسجد میں باپ اور بیٹا یا ایسے دو آدمی جو آپس میں محبت وتعلق رکھتے ہوں، ایک جگہ پاس پاس بیٹھے ہوں تو انکے درمیان نہ بیٹھے یا دو آدمیوں کے درمیان اگر جگہ نہ ہوتو وہاں نہ بیٹھے کہ انہیں تکلیف ہوگی۔ ہاں اگر جگہ ہوتو کوئی مضائقہ نہیں۔

---

[1] رواہ البخاری فی کتاب الجمعۃ باب الدهن للجمعة:۱/۱۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر آ کھڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو شخص مسجد میں (اول وقت) آتا ہے، پہلے وہ اس کا نام لکھتے ہیں پھر اس کے بعد آنے والوں کے نام لکھتے ہیں اور جو شخص مسجد میں اول (وقت) جمعہ میں آتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں قربانی کیلئے اونٹ بھیجتا ہے (جس کا بہت زیادہ ثواب ہوتا ہے)۔ پھر اسکے بعد جو شخص آتا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں قربانی کے لئے گائے بھیجتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو شخص آتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص دنبہ بھیجتا ہے۔ پھر اسکے بعد جو شخص آتا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص صدقہ میں مرغی دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو شخص آتا ہے وہ صدقہ میں انڈا دینے والے کی مانند ہوتا ہے اور جب امام خطبے کیلئے منبر پر آتا ہے تو وہ (فرشتے) اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں''۔ [1]

تشریح: حدیث کے ابتدائی حصہ میں وارد بات کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے دن یا تو صبح ہی سے یا طلوع آفتاب یا پھر (جیسا کہ راجح قول ہے) زوال کے وقت سے مسجد کے دروازے پر فرشتے آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس ترتیب سے نمازی آتے ہیں، اس ترتیب سے انکے نام بھی لکھتے رہتے ہیں۔ اس طرح جو لوگ اول وقت مسجد میں آتے ہیں، ان

---

[1] مسلم کتاب الجمعة، باب ذکر الساعة تقبل فیها الدعوة ۱/۲۸۲

کے نام سب سے پہلے درج ہوتے ہیں گویا وہ سب سے افضل ہوتے ہیں۔ جو لوگ بعد میں آتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ اول وقت آنے والوں کی بہ نسبت کم فضیلت والے شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ فرشتے ان فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں جو بندوں کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں۔

خطبہ کے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ممنوع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو، اگر تم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے یہ بھی کہا ''چپ رہو'' تو تم نے بھی لغو کام کیا''۔ [1]

تشریح: خطبہ کے وقت چونکہ کسی بھی قسم کے کلام اور گفتگو کی اجازت نہیں ہے، اس لئے اس وقت ایسے شخص کو جو گفتگو کر رہا ہو، خاموش ہو جانے کے لئے کہنا بھی اس حدیث میں وارد ارشاد کی رُو سے ''لغو'' ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت مطلقاً کلام اور گفتگو ممنوع ہے اگرچہ وہ کلام و گفتگو امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنے) اور نہی عن المنکر (بری بات سے روکنے ہی سے متعلق کیوں نہ ہو، ہاں اس وقت یہ فریضہ اشارہ کے ذریعہ ادا کیا جاسکتا ہے لیکن زبان سے کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ باقی امام اور خطیب کیلئے زبان سے بھی برائی سے روکنے میں کچھ گنجائش کی تفصیل بعض کتابوں میں ہے۔

---

[1] مسلم فی کتاب علم ثواب من تکلم والا امام یخطب: ۱/۱۸۱ والبخاری فی باب انصات یوم الجمعۃ: ۱/۱۲۷

ا۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگ رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم (نے ان کو منع کر کے) فرمایا ''بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو مشقت میں ڈالا''۔ ۱

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھ گیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ ادا فرمائی تو دریافت فرمایا

''مَا مَنَعَكَ يا فُلانُ أَنْ تُجَمِّعَ مَعَنَا''

''اے فلاں! ہمارے ساتھ جمعہ پڑھنے میں تمہیں کیا رکاوٹ پیش آئی''

(یعنی گویا تمہیں جمعہ کا ثواب ہی نہ ملا) انہوں نے جواب دیا کہ میرا دل آپ کے قریب آنے کو پسند کرتا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے دیکھا کہ تم لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر انھیں تکلیف پہنچا رہے ہو (خبردار) جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی'' ۲

---

۱ (رواه ابوداود فی کتاب الجمعة، باب تخطی رقاب الناس: ۱/۵۹ والنسائی فی کتاب الجمعة، باب النهی عن تخطی رقاب الناس: ۱/۲۰۷)

۲ (رواه الطبرانی فی الصغیر ۱/۱٦۸، کذافی الترغیب کتاب الجمعة: ۱/۱۹۱)

جمعہ کے روز عمدہ لباس زیبِ تن کرنا چاہیے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، عمدہ لباس پہنے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے، پھر جمعہ میں آئے اور وہاں لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں جتنی لکھ رکھی ہو، نماز پڑھے اور جب امام (خطبہ کے لئے) چلے تو خاموشی اختیار کرے یہاں تک کہ نماز سے فراغت حاصل کرے تو (عمل کا یہ اہتمام) اس کے اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے درمیان کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔'' [1]

تشریح: ''عمدہ لباس'' سے مراد سفید کپڑے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو سفید کپڑے ہی پسند تھے۔

جمعہ کے لئے اچھے کپڑے بنانے کا شرعی حکم

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جسے وُسعت ہو، اگر وہ نماز جمعہ کے لئے علاوہ کاروبار کے کپڑوں کے، دو کپڑے اور بھی بنا لے تو کوئی مضائقہ نہیں'' [2]

تشریح: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو سہولت و آسانی کے ساتھ یہ میسر ہو

---

[1] رواہ ابن ماجه فی کتاب الجمعة باب الزینة یوم الجمعة: ص ۷۸

[2] رواہ ابن ماجه فی کتاب الجمعة، باب فی الزینة یوم الجمعة: ۱/۷۸

کہ وہ ان کپڑوں کے علاوہ جنہیں وہ ہمیشہ پہنتا ہے اور ان کپڑوں میں گھر اور باہر کا کاروبار کرتا ہے، نمازِ جمعہ کیلئے دو مزید کپڑے بنالے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ خود سرکارِ دو عالم ﷺ کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس دو ایسے کپڑے تھے جنہیں آپ ﷺ بطورِ خاص جمعہ ہی کے روز زیبِ تن فرماتے تھے''۔

امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سُنو

حضرت سَمُرَۃُ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''خطبہ کے وقت جلد حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ آدمی (بھلائیوں کی جگہ سے بلا عذر) جتنا دور ہوتا جاتا ہے، جنت میں داخل ہونے میں بھی پیچھے رہے گا اگرچہ (بعد میں) جنت میں داخل ہو بھی جائے''۔ [1]

تشریح: اس حدیث کے ذریعہ اس بات کی رغبت دلائی جارہی ہے کہ ہمیشہ اعلیٰ امور اختیار کئے جائیں اور ادنیٰ چیزوں پر قناعت نہ کی جائے۔

همت بلند دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بقدر همت تو اعتبار تو

ترجمہ: ہمت بلند رکھ کہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق دونوں کے ہاں ہمت ہی کے بقدر تیرا اعتبار ہوتا ہے۔

---

[1] ابوداؤد باب الدنو من الإمام عند الموعظة: ۱/۱۵۸

آدابِ جمعہ کی رعایت کرنے والے کے لئے بشارت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرتاج دو عالم ﷺ نے فرمایا ''جمعہ (کی نماز) میں تین طرح کے لوگ آتے ہیں۔ایک وہ شخص جو لغو کلام اور بیکار کام کے ساتھ آتا ہے (وہ خطبہ کے وقت لغو و بے ہودہ کلام اور بیکار کام میں مشغول ہوتا ہے) چنانچہ جمعہ کی حاضری میں اس کا یہی حصہ ہے (وہ جمعہ کے ثواب سے محروم رہتا ہے اور لغو کلام وفعل کا وبال اس کے حصّہ میں آتا ہے)۔دوسرا وہ شخص ہے جو جمعہ میں دعا کے لئے آتا ہے (چنانچہ وہ خطبہ کے وقت دعا میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی دعا اسے خطبہ سننے اور خطبہ میں حاضری کے کمالِ ثواب سے باز رکھتی ہے) پس وہ دعا مانگتا ہے خواہ اللہ تعالیٰ (اپنے فضل وکرم کے صدقہ) اس کی دعا کو قبول فرمائے یا نہ قبول فرمائے تیسرا وہ شخص جمعہ میں آتا ہے جو (اگر خطبہ کے وقت امام کے قریب ہوتا ہے تو خطبہ سُننے کیلئے) خاموش رہتا ہے اور (اگر امام سے دُور ہوتا ہے اور خطبہ کی آواز اس تک نہیں پہنچتی تب بھی خطبہ کے احترام میں وہ) سکوت اختیار کرتا ہے (نیز) نہ تو وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور نہ کسی کو ایذاء پہنچاتا ہے لہٰذا اس کے واسطے یہ جمعہ اُس (یعنی پہلے) جمعہ تک جو اُس سے ملا ہوا ہے بلکہ اور تین دن زیادہ تک کا کفارہ ہوجائیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ یعنی جو کوئی ایک نیکی لیکر آئے گا، اس کو اس نیکی کا دس گُنا ثواب دیا جائے گا''۔ [1]

[1] رواہ ابوداؤد فی کتاب الجمعۃ، باب الکلام والإمام یخطب ۱/۱۵۸

مسلمانوں کیلئے جمعہ عید ہے

حضرت عبید اللہ بن سبّاق رحمۃ اللہ علیہ بطریق ارسال روایت کرتے ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''اے مسلمانوں کی جماعت! یہ (جمعہ کا) وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے (مسلمانوں کی) عید قرار دیا ہے۔ لہٰذا (اس دن) غسل کرو اور جس شخص کو خوشبو میسر ہو اگر وہ اسے استعمال کرے تو کچھ حرج نہیں (نیز) مسواک ضرور کیا کرو۔''[1]

ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ حدیث عبد اللہ بن سباق رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متصل نقل کی ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جمعہ کا دن عید یعنی فقراء و مساکین اور اولیاء اللہ وصالحین کے لئے خوشی و مسرت اور زیب و زینت کرنے کا دن ہے۔ اس دن نہاؤ یعنی خوب اچھی طرح طہارت اور صفائی حاصل کرو اور خوشبو استعمال کرو۔ اور مردوں کیلئے خوشبو ایسی ہونی چاہیے جس میں خوشبو تو ہو مگر رنگ نہ ہو جیسے عطر وغیرہ۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوشبوؤں میں سب سے افضل خوشبو ایسا مشکل ہے جس میں گلاب کی آمیزش ہو کیونکہ آنحضرت ﷺ اکثر و بیشتر مشک ہی کی خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لگانے کی اہمیت

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے

---

[1] مؤطا امام مالك كتاب الطهارة باب ماجاء في السواك: ص ٥٠

فرمایا ''مسلمانوں پر جمعہ کے دن نہانا واجب ہے نیز مسلمانوں کو چاہیے کہ ان میں ہر شخص اپنے گھر میں سے خوشبو لے کر استعمال کرے اور اگر کسی کو خوشبو میسر نہ ہو تو اس کے لئے پانی ہی خوشبو ہے۔'' یہ روایت احمد اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ''یہ حدیث حسن ہے۔'' [1]

تشریح: ''مِنْ طَيْبِ أَهْلِهِ'' اس لئے فرمایا گیا ہے کہ عورتیں اکثر خوشبو رکھتی ہیں۔ اس سے گویا اس طرف اشارہ ہے کہ اگر کسی کے پاس خوشبو نہ ہو تو وہ اپنی بیوی سے مانگ لے لیکن خوشبو زنانی یعنی ایسی نہ ہو کہ اس میں رنگ کی آمیزش ہو۔ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس خوشبو نہ ہو اور اس کے گھر میں بھی بیوی وغیرہ کے پاس نہ ملے تو وہ پانی سے نہا لے کہ پانی بمنزلہ خوشبو کے ہے کیونکہ پانی پاکیزگی اور صفائی کا سبب ہے اور بدن کی بدبو بھی اس سے جاتی رہتی ہے۔

[1] رواه الترمذى فى باب السواك والطيب يوم الجمعة: ١/١١٨

سورۂ کہف کی فضیلت

ہر جمعہ کو رات میں یا دن میں سورۂ کہف ضرور پڑھا کریں اس لئے کہ:

❶ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لئے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورے ہفتہ) ایک نور روشن رہے گا۔''

(مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن:۱۸۹)

❷ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

''جو شخص جمعہ کی رات سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے، اس کے لئے اس کی جگہ اور بیت العتیق (خانہ کعبہ) کے درمیان ایک نور روشنی بخشتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۂ کہف جس طرح اتری ہے اسی طرح (صحیح طریق) پر پڑھ لی تو اس کی جگہ اور مکہ کے درمیان وہ ایک (ضیا پاش) نور بنی رہتی ہے اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا اگر دجّال (اس کی زندگی میں) نمودار ہو گیا تو وہ اس شخص پر مسلط نہ ہو سکے گا''۔ (یعنی دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا)

(سنن الکبریٰ للبیھقی کتاب الجمعۃ، باب مایؤمر بہ فی لیلۃ الجمعۃ ویومھا:۳/۲۴۹

❸ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

''جس شخص نے سورۂ کہف کی اول دس آیتیں حفظ کرلیں اور پابندی

سے پڑھتا رہا وہ دجّال کے فتنہ سے بچا دیا جائے گا۔

اسی حدیث کی ایک اور روایت میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے اس سورت کی دس آیتیں، دوسری روایت میں ہے کہ آخری دس آیتیں یاد کرلیں (اور ہمیشہ پڑھتا رہا) وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی اول تین آیتیں پڑھتا رہے گا وہ بھی دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔'' [1]

۴ ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

''جو شخص دجّال کو پالے (یعنی اس کے سامنے نکل آئے) اس کو چاہیئے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں اس کے منہ پر پڑھ دے۔'' اس لئے کہ یہ آیتیں پڑھنے والے کو اس کے فتنہ سے پناہ دینے والی ہیں۔'' [2]

اسی طرح اپنے بچوں اور بچیوں کو کم از کم سورہ کہف زبانی یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيٰتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ

[1] رواہ مسلم فی باب فضل سورۃ الکھف: ۱/۲۷۱ والترمذی فی باب سورۃ الکھف: ۲/۱۱۲ و مشکوۃ فی کتاب فضائل القرآن: ۱۸۵ [2] ابو داؤد فی باب خروج الدجّال: جلد ۲، صفحہ ۲۳۷

وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ۝١ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا
شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝٢ مّٰكِثِيْنَ
فِيْهِ اَبَدًا ۝٣ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا ۝٤ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ
يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٥ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا
لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ
اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ

اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی
الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ
اَیُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع نَحْنُ ع ۱ ۲ ۱۳
نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰی
قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۠ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ
اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا
اِلَی الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ
لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَ
ا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا

غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ
مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
مُّرْشِدًا ؑ ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ ع ٥ ٢٠ ١٤
وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ
كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ
عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا
اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ
فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى
الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا
فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا
يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بانّ التاء بعد الياء من النصف الاوّل والاولى الثانية من النصف الاخير

يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِىْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ
تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ
بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ
عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ
كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ
كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ
اِلَّا قَلِيْلٌ ۣ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠
ع ۳ ۵ ۱۵ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع وَلَا
تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ لا
اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ز وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّىْ لِاَقْرَبَ مِنْ
هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِىْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ
سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ
بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
يُشْرِكُ فِىْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ
مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِىِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ
الثلثة عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾
وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ
مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا
يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ
الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ
عَمَلًا ﴿٣٠﴾ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ
اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ
الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ؑ وَاضْرِبْ لَهُمْ ع ٩ ١٦
مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ
اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا
زَرْعًا ﴿٣٢﴾ ؕ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ
مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ ۙ وَّكَانَ لَهٗ
ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ

مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ
هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ﴿٣٥﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ
وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا
مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ
اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ
وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ
جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ
تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ ۚ فَعَسٰى
رَبِّىْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا
حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ﴿٤٠﴾ اَوْ
يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾
وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ

اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ
لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ
مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ط
ع ٥ / ١٣ / ١٧ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ
الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً لا وَّحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ
صَفًّا ط لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ز

بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ
الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا
فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا
يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَ
وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ
اَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا ع ٦ ٥ ١٨
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ
اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ
لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠
وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَ
يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَ ع ۷ ۴ ۱۹
لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ
الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ
اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ
يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ

اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ
رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا
كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ
لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ الْقُرٰٓى
اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع ۸ ۶ ۲۰
وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا
مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا
غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾
قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ
الْحُوْتَ ۫ وَ مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ
وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖۗ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا
كُنَّا نَبْغِ ۖۗ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ ۙ

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى
هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ
تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْئَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى
اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ ع فَانْطَلَقَا وقف حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا ۹ ع ۱۱ ۲۱
فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ط قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
اَهْلَهَا ج لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ
لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ
مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا وقف حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا
غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ لا قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً

الجزء ١٦

بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ
صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا
تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٚ
حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا
اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ
اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ
بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ
فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ
سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ
فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ ۚ فَاَرَدْنَآ
اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ

رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ
فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا
صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِ
جَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ
اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع ۱۰ ۱۲ ۱
وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ
مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى
اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ
عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۭ قُلْنَا يٰذَا
الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ
فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾
وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ

اِلْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ﴿۸۸﴾
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ
دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ
خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ
السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ
وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ
لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾
قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ
اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ
الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ
انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ
عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا

اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ ط وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ
بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ لا وَّ
عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ لا الَّذِیْنَ
كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا
۱۱ ع ۱۹ ۲ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا
اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ط اِنَّآ
اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ ط اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ
صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآىِٕهٖ
فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا

اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾
قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ
الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ
۱۲ ع ۹ ۳ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

سورۃ یٰسٓ کی فضیلت

سورۃ یٰسٓ صبح وشام پڑھا کریں، خاص کر نزع کی حالت میں یا مرنے کے بعد میت پر پڑھ لیں، اس لئے کہ:

❶ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

''سورۂ یٰسٓ قرآن کریم کا دل ہے، جو شخص بھی اس کو محض اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لئے پڑھا کرے گا اس کی ضرور مغفرت کر دی جائے گی اور اس کو مرنے والوں پر (نزع کے وقت) پڑھا کرو۔''

(سنن الكبرىٰ للبيهقي في باب ما يستحب من قرائة عنده: جلد۳، صفحه ۳۸۳)

سُورَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳﴾
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۵﴾
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾
لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾
اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا
یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ
الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ

وقف غفران

شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ
لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾
قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ
الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾
قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا
تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ
لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ
مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ
یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ
لَّا یَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ع ۱ ۱۲/۱۸ وقف لازم

الجزء ۲۳

وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْئًا وَّلَا
یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ
یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ
جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ
مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ وقف غفران
رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا
یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع رکوع ۲
وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚۖ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا

مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ
لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ
وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ
مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ
لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآ
ءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَ
يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾
مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ
يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى
ع ٣ ١٨ ٢ اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ۧ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا
وقف لازم / وقف منزل / وقف غفران يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ
فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۚ ﴿۵۷﴾
سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ
اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ
وقف غفران
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا
الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ
لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ ع ۱۷ ۳
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا
خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْ
كُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ؕ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ
مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وقفِ لازم
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ
نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ
نَسِىَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْىِ الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ

خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ

نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ　وقف غفران

مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ

اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع　ع ٥ ١٦ ٤

اسمائے حسنیٰ

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بعض وہ ہیں جن کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر اس لئے ہوتا ہے کہ وہ صفات اس کی خصوصیت ہیں۔ جیسے ''الحي'' ہر چیز سے قبل زندہ تھا۔ ''الباقی'' ہر چیز کے بعد باقی رہے گا۔ ''القادر'' ہر چیز پر قادر ہے۔ ''العلیم'' ہر چیز کا جاننے والا ہے اور ''الواحد'' ایک اکیلا منفرد جس کی کوئی نظیر و مثل نہیں۔

بعض اسماء وہ ہیں جو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ ان میں مذکور اللہ جل شانہ کی اس وصف کی پیروی کی جائے جیسے ''العفو'' درگزر کرنے والا۔

صحیح حدیث میں آتا ہے۔ اللہ جل شانہ کے اسماء حسنیٰ ننانوے ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔[1]

خود بھی ان اسمائے حسنیٰ کو یاد کیجئے اور اپنے بچوں کو بھی یاد کروائیے، اس کا ترجمہ دیکھ کر اس پر غور کیجئے اور ان کو پڑھنے سے پہلے خوب دعا مانگئے کہ

اے اللہ! ان ناموں کی برکت سے اپنی عظمت ہمارے دلوں میں بٹھا دیجئے۔ یہ نام صرف نام نہیں، اللہ تعالیٰ کی (جو اس کائنات زمین و آسمان اور انسان کا پیدا کرنے والا اور اس کارخانہ قدرت کا تنہا چلانے والا ہے) صفات ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان خوبیوں، قدرتوں،

[1] مسلم باب فی أسماء الله تعالیٰ و فضل من أحصاها

کمالات اور اوصاف کا مالک ہے کائنات میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا، اچھائی کی قدر کرنے والا، رحم کرنے والا، چھوٹی بڑی چیز کا جاننے والا اور بڑی سے بڑی چیز اور مشکل سے مشکل کام کو نیست سے ہست میں لانے والا، اور ناممکن کو ممکن بنا دینے والا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کون ہے؟

پھر کیوں نہ اس سے محبت کی جائے، اس کی بڑائی کے گیت گائے جائیں اٹھتے بیٹھتے اس کا نام لیا جائے، ہر مشکل اور مصیبت میں اس کو پکارا جائے، اس کی دہائی دی جائے اس کے سہارے جیا جائے زندگی بھر اس کا دم بھرا جائے، اور اس کی منشاء پر چلا جائے۔ اپنی جان اپنے ماں باپ اور اولاد اور پیاری سے پیاری چیز سے زیادہ اسی سے محبت کی جائے، اٹھتے بیٹھتے اس کا نام لیا جائے اس کے راستے میں نکل کر افریقہ، ایشیا اور دنیا کے کونوں کونوں میں اس کی بڑائی اور عظمت کی دعوت دی جائے۔

لہٰذا ممکن ہو تو ہر نماز کے بعد ان اسماءِ حسنیٰ کو پڑھ کر دعا مانگیئے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی قدرت اور توحید کے واقعات کے لئے کتاب حیاۃ الصحابہ (ترجمہ مولانا محمد احسان الحق صاحب) کی تعلیم کی جائے گھر کا ایک فرد یہ واقعات پڑھے اور باقی تمام سنیں اس طرح کرنے سے بہت فائدہ ہوگا گھروں میں دینی ماحول بنے گا اسی طرح انفرادی طور پر بھی اس کا مطالعہ کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

''اسمائے حسنیٰ''

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ
نہایت مہربان	بہت رحم والا	بادشاہ	ہر عیب سے پاک
اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ
سلامت رکھنے والا	امن دینے والا	نگہبانی کرنے والا	زبردست
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ
خرابی کا درست کرنے والا	بہت بڑائی والا	پیدا فرمانے والا	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ
صورت بنانے والا	بہت بخشنے والا	بہت غلبے والا	بہت دینے والا
اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ
بہت روزی دینے والا	بڑا فیصلہ کرنے والا	بہت جاننے والا	روزی تنگ کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ
فراخ کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا

اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ
ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا	اٹل فیصلہ والا
اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ	اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ
صحیح انصاف کرنیوالا	بھیدوں کا جاننے والا	پوری طرح خبر رکھنے والا	بُردبار
اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْعَلِيُّ
عظمت والا	خوب گناہ بخشنے والا	تھوڑے پر بہت دینے والا	بلند مرتبے والا
اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ
بہت بڑا	حفاظت کرنے والا	خوراکیں پیدا فرمانے والا	حساب کرنے والا
اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ
بڑی بزرگی والا	بے مانگے عطا کرنے والا	نگران	دعاؤں کو قبول کرنے والا
اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ
وسعت والا	بڑا حکمت والا	بڑی محبت والا	بڑی بزرگی والا

الْبَاعِثُ	الشَّهِيْدُ	الْحَقُّ	الْوَكِيْلُ
قبروں سے اٹھانے والا	حاضر وموجود	سب صفات کے ساتھ ثابت	کام بنانے والا
الْقَوِيُّ	الْمَتِيْنُ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيْدُ
قوت والا	نہایت مظبوط قوت والا	کارساز	تعریف کا مستحق
الْمُحْصِيْ	الْمُبْدِئُ	الْمُعِيْدُ	الْمُحْيِي
اچھی طرح شمار رکھنے والا	پہلی بار پیدا کرنے والا	دوسری بار پیدا کرنے والا	زندہ کرنے والا
الْمُمِيْتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	الْوَاجِدُ
موت دینے والا	ہمیشہ زندہ	سب کی ہستی قائم رکھنے والا	بالفعل ہر کمال سے متصف
الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ
بزرگی والا	ایک	بے نیاز	بہت زیادہ قدرت والا
الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ	الْمُؤَخِّرُ	الْاَوَّلُ
بہت زیادہ قدرت والا	آگے بڑھانے والا	پیچھے ہٹانے والا	سب سے اول

اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِي
سب سے آخر	آشکارا	پوشیدہ	پوری کائنات کا والی
اَلْمُتَعَالِ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ
مخلوق کی صفات سے برتر	بہت بڑا محسن	توبہ قبول فرمانے والا	انتقام لینے والا
اَلْعَفُوُّ	اَلرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام
معاف فرمانے والا	بہت شفقت رکھنے والا	پورے ملک کا مالک	بزرگی اور بخشش والا
اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِيُّ	اَلْمُغْنِي	اَلْمَانِعُ
سب کو جمع کرنیوالا	سب سے بے نیاز	غنی کرنے والا	روکنے والا
اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِي	اَلْبَدِيْعُ
نفع پہنچانے والا	روشن کرنے والا	ہدایت دینے والا	بے مثل پیدا فرمانے والا
اَلْمُقْسِطُ	اَلضَّآرُّ	اَلْبَاقِي	اَلْوَارِثُ
بڑا انصاف والا	نقصان پہنچانے والا	ہمیشہ رکھنے والا	فنا کے بعد رہنے والا
اَلرَّشِيْدُ	اَلصَّبُوْرُ	جَلَّ جَلَالُهٗ	
ہدایت والا	برداشت کرنے والا		

اسم اعظم

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ سے خاص عظمت وامتیاز حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبولیت کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے۔

ان اسماء کو حدیث میں ''اسم اعظم'' کہا گیا ہے، لیکن صفائی اور صراحت کے ساتھ ان کو متعیّن نہیں کیا گیا ہے بلکہ کسی درجہ میں ان کو مبہم رکھا گیا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر کو اور جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کے خاص وقت کو مبہم رکھا گیا ہے۔ احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک ''اسم اعظم'' نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ متعدد اسماء حسنیٰ کو ''اسم اعظم'' کہا گیا ہے، نیز انہی احادیث سے یہ بات بھی صاف ہوجاتی ہے کہ عوام میں اسم اعظم کا جو تصوّر ہے اور اس کے بارے میں جو باتیں مشہور ہیں وہ بالکل بے اصل ہیں، اصل حقیقت وہی ہے جو اوپر عرض کی گئی ہے، اس کے بعد اس سلسلہ کی احادیث ذیل میں پڑھی جائیں:

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا، وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کررہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْٓ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ

اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ.

''اے اللہ! میں اپنی حاجت تجھ سے مانگتا ہوں بوسیلہ اس کے کہ بس تو اللہ تعالیٰ ہے تیرے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، ایک اور یکتا ہے، بالکل بے نیاز ہے اور سب تیرے محتاج ہیں، نہ کوئی تیری اولاد، نہ تو کسی کی اولاد اور نہ تیرا کوئی ہمسر۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب اس بندے کو یہ دعا کرتے سنا تو) فرمایا کہ: ''اس بندے نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے اس سے مانگا جائے تو وہ دیتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔''

(سنن ابی داؤد فی کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء:۱/۲۰۹، مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ: صفحہ ۱۹۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک بندہ وہاں نماز پڑھ رہا تھا، اس نے اپنی دعا میں عرض کیا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ.

''اے اللہ! میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں بوسیلہ اسکے کہ ساری حمد وستائش تیرے ہی لئے سزاوار ہے، کوئی معبود نہیں تیرے سوا، تو نہایت مہربان اور بڑا محسن ہے، زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا ہے، میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں۔ اے ذوالجلال والاکرام! اے حیٌّ اے قیوم!۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ اس کے وسیلہ سے جب خدا سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔''[1]

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ'' ان دو آیتوں میں موجود ہے۔ ایک:

وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ○

اور دوسری سورہ آل عمران کی ابتدائی دو آیتیں

الٓمّٓ ① اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ②[2]

[1] (مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ: صفحہ ۱۹۹)

[2] (مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ: صفحہ ۲۰۰)

صبح و شام پڑھنے کی دعائیں

دعا کے معنی پکارنے، سوال کرنے اور خیر مانگنے کے ہیں بارگاہ الٰہی میں اپنی ناتوانی و عاجزی کا اقرار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو منبع جود و سخا سمجھ کر سوال کرنا بس یہی دعا کی حقیقت ہے رسول ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کو راحت و آرام میں یاد رکھو اور اس سے مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہارے تکلیف و پریشانیوں کے وقت تم کو یاد رکھے گا۔

رسول ﷺ نے ہر موقع کیلئے الگ الگ دعائیں تعلیم فرمائی ہیں۔ صبح و شام کو پڑھنے کیلئے یہ دعائیں بھی رسول ﷺ سے منقول ہیں ہر مسلمان بھائی اور مسلمان بہن کو چاہیے کہ روزانہ صبح و شام ان دعاؤں کو پڑھ لیا کرے کہ دن کی ابتدا اور انتہا اللہ تعالیٰ کی یاد اور اللہ تعالیٰ سے طلب خیر پر ہو۔

۱

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

یہ تینوں سورتیں تین تین مرتبہ پڑھ لی جائیں۔ حدیث میں ہے کہ یہ عمل انسان کے لئے ہر چیز سے کافی ہو جاتا ہے

(ترمذی باب فیمن یقرأ من القرآن عند المنام: جلد۲ صفحہ۱۷۲)

۲

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۝

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ کلمات پڑھے اور اس دن اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔
(ترغیب باب فی آیات واذ کار ھا اذا صبح واذاامسیٰ: جلد ۱ صفحہ ۲۵۵)

۳

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ

یہ کلمہ سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام پڑھا جائے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ کلمہ پڑھے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر (ذکر) لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جو خود یہ ذکر کرتا ہو یا اس پر اضافہ کرتا ہو۔ (مشکوٰۃ باب التھلیل والتکبیر: صفحہ ۲۰۰)

اگر اسی کلمے کے بعد سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ ''پاک ہے اللہ بڑی عظمت والا ہے'' کا اضافہ کرلیا جائے تو اور زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ دونوں کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور میزانِ عمل میں ان کا بہت وزن ہے۔ (ایضاً)

۴

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (تین مرتبہ)

۵

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. (تین مرتبہ)

۶

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا. (تین مرتبہ)

۷

آیت الکرسی اور اس کے بعد سورۂ غافر کی یہ آیتیں پڑھیں:

حٰمٓ ○ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۝

حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ آیتیں صبح کے وقت پڑھے، شام تک اس کی حفاظت رہتی ہے اور جو شام کو پڑھے صبح تک اس کی حفاظت رہتی ہے۔[1]

۸

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. (تین مرتبہ)

تین مرتبہ پڑھ کر سورۂ حشر کی یہ آخری آیات پڑھیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ

[1] رواه الترمذی فی ابواب فضائل القرآن: ۲/۱۱۵

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ آیات صبح کے وقت پڑھے، ستر ہزار فرشتے اس کو شام تک دعا دیتے رہتے ہیں اور اگر یہ آیتیں شام کے وقت پڑھے تو اس کا بھی صبح تک یہی درجہ ہے۔ [1]

۹

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَآ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ .

۱۰

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

[1] رواه الترمذى فى ابواب القرآن، باب ماجاء فى من قرأ حرفا من القرآن الخ: ۲/۱۱۹

قَدِيْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ
خَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ
هٰذَا الْيَوْمِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ. رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْٓءِ الْكِبَرِ. رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

١١

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ
نَحْيٰى وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ.

١٢

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ
عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَ جَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ. (چار مرتبہ)

۱۳

اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.

۱۴

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْٓ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.

۱۵

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ.

۱۶

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

۱۷

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ

اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ

الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ

سُوْٓءً اَوْ اَجُرَّهٗٓ اِلٰى مُسْلِمٍ.

۱۸

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا

طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا.

۱۹

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ

اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا

اَسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ
لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِي
فَاغْفِرْ لِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ.

۲۰

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ. اَللّٰهُمَّ
اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ اٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ
مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَ
عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ
اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں صبح اور شام کے وقت مانگا کرتے تھے اور انہیں عموماً چھوڑتے نہیں تھے۔

(رواہ ابوداؤد فی باب مایقول اذا اصبح : ۲/۳۳۶، وابن ماجه فی باب مایدعوبه الرجل إذا اصبح وإذا امسیٰ: ۲۸۴)

۲۱

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۝

حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت کہے، اس کے دن کی کوتاہیوں کی تلافی ہوجائے گی اور جو شخص شام کو یہ کلمات کہے، اس کی رات کی کوتاہیوں کی تلافی ہوجائے گی۔[1]

۲۲

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط (سو مرتبہ)

۲۳

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ . (تین مرتبہ)

[1] رواہ ابوداؤد فی باب مایقول إذ ا صبح : ۲/۳۳۶

۲۴

درود شریف۔ سو مرتبہ۔ بہتر ہے کہ وہ درود ابراہیمی پڑھا جائے جو نماز میں پڑھتے ہیں اور چاہیں تو یہ مختصر درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

پانچوں نمازوں کے بعد

فرض نمازوں اور سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل اذکار کا معمول بنانا چاہیے:

۱ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمدللہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ

۲ سورۂ فاتحہ۔ (ابن السنی باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح: صفحہ ۵۲)

۳ آیۃ الکرسی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔

(تفسیر مظہری: جلد ۱ صفحہ ۳۶۲ سورۃ البقرۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس عمل کا درجہ اس شخص کے عمل کے برابر ہے جو انبیاء علیہم السلام کے دفاع میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے۔

(ابن السنی باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح: صفحہ ۵۲)

۴ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا

الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾

۵ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کے ساتھ سورۂ آل عمران کی ان دو آیتوں کو پڑھنے کی ایک حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے اور اس کے بہت سے فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ
تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ
فِى الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

۶ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ
لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ
اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا. تین مرتبہ پڑھا جائے۔

(ابن السني باب مايقول في دبر صلاة الصبح صفحه ٣٥، ٣٦)

جادو، ٹونہ، آسیب و اثرات سے حفاظت کیلئے منزل

ذیل میں جن قرآنی آیات کو درج کیا گیا ہے وہ ہمارے خاندان میں ''منزل'' کے نام سے معروف ہیں۔ ہمارے خاندان کے اکابر عملیات اورادعیہ میں اس منزل کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے اور بچوں کو بچپن ہی سے یہ منزل اس اہتمام سے یاد کرانے کا دستور تھا۔

نقش وتعویذات کے مقابلہ میں آیاتِ قرآنیہ اور وہ دعائیں جو حدیث پاک میں وارد ہوئی ہیں یقیناً بہت زیادہ مفید اور موثر ہیں۔ عملیات میں انہیں چیزوں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ حضور اکرم ﷺ نے دینی یا دنیوی کوئی حاجت اور غرض ایسی نہیں چھوڑی جس کے لئے دعا کا طریقہ تعلیم نہ فرمایا ہو۔ اسی طرح بعض مخصوص آیات کا مخصوص مقاصد کے لئے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے۔

یہ ''منزل'' آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کے لئے ایک مجرب عمل ہے۔ یہ آیات کسی قدر کمی و بیشی کے ساتھ القول الجمیل اور بہشتی زیور میں بھی لکھی ہیں۔ القول الجمیل صفحہ ۱۳۵ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدّثِ دہلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ تینتیس آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین، چوروں اور درندے

جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے۔'' اور بہشتی زیور میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔　(بہشتی زیور حصہ ۹ صفحہ ۷۶۲)

ہمارے گھر کی مستورات کو یہ مشکل پیش آتی کہ جب وہ کسی مریضہ کے لئے اس منزل کو تجویز کرتیں تو اصل کتاب میں نشان لگا کر یا نقل کرا کر دینی پڑتی تھی۔ اس لئے خیال ہوا کہ اگر اس کو علیحدہ مستقل طبع کرا دیا جائے تو سہولت ہو جائے گی۔ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ عملیات اور دعاؤں میں زیادہ دخل پڑھنے والے کی توجہ اور یکسوئی کو ہوتا ہے۔ جتنی توجہ اور عقیدت سے دعا پڑھی جائے اتنی ہی موثر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کے پاک کلام میں بڑی برکت ہے۔

واللہ الموفق فقط

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی

۲۳ شعبان ۱۳۹۹ھ

فوائد اور طریقہ عمل

یہ ''منزل'' آسیب، جادو، جنون، شیاطین، جنات کے اثرات، نظرِ بد، چوروں، ڈاکوؤں، درندوں، جانوروں اور ہر ظالم کے ظلم، شر سے

حفاظت کے لئے، طاعون، وباء وغیرہ اور دیگر مہلک بیماریوں سے نجات کے لئے ایک مجرّب عمل ہے۔

''منزل'' پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان آیات کو پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔ اگر مرض معمولی ہو تو دن میں ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرنا کافی ہے۔ اور تکلیف زیادہ ہو تو صبح اور شام پڑھ کر دم کریں۔ اور بوقت ضرورت اس سے بھی زیادہ پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے۔ اور مریض پر دم کرنے کے ساتھ ساتھ اگر پانی کی بوتل میں بھی دم کر لیا جائے اور مریض کو یہ دم کیا ہوا پانی بھی صبح و شام پلایا جائے تو اس طرح ان شاء اللہ مریض کو جلدی صحت ہو گی۔

جس دکان، مکان میں آسیب یا جادو ہو وہاں اس کو قدرے بلند آواز سے پڑھنا اور پانی پر دم کر کے ہلکا ہلکا چھڑکنا مفید ہے۔ اور اگر کوئی شخص محض اپنی حفاظت کے لئے پڑھنا چاہے تو اس کے لئے بھی ان آیات کو پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرنا بہت مفید ہے۔ جادو، آسیب اور نظر بد وغیرہ سے ان شاء اللہ حفاظت رہے گی۔

وضاحت: یہ منزل چالیس دن تک یا ایک سو بیس دن تک صبح و شام یا ہر نماز کے بعد اہتمام سے پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت ہی فائدہ ہو گا، ہاں اس کے ساتھ مرد حضرات پانچ وقت کی نماز جماعت سے مسجد میں پڑھیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مسجد کو آباد کرنے کے لئے چوبیس گھنٹوں میں سے ڈھائی گھنٹے سے لے کر آٹھ گھنٹے تک مسجد میں دینے کی کوشش

کریں اور مسجد اور محلّہ والوں کو بٹھا کر فکر کریں کہ مسجد سے ملحقہ آبادی کا ہر بالغ مرد مسجد میں آ کر نماز پڑھے۔ اور عورتیں گھروں پر اذان ہوتے ہی نماز پڑھ لیں اور گھر میں کسی جاندار کی تصویر نہ ہو اور چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کریں اگر غلطی سے گناہ ہو جائے تو توبہ، استغفار کر لیں اور صدقہ کی کثرت رکھیں۔ ان چار باتوں کے اہتمام سے بہت ہی جلد ہر بلا اور مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

منزل کی تمام آیتوں کے حوالے کے لئے دیکھیں۔

(مجمع الزوائد باب رقيّة الجنون: جلد ٥ صفحه ١٤٠)

منزل

آسیب، سحر اور دیگر خطرات کے دفعیہ کے لئے اس کا وِرد مجرّب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٣

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٤ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

نَسْتَعِيْنُ ۝٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٦

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ سورة الفاتحة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ③ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۭ④ اُولٰۗىِٕكَ عَلٰي هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ ۤ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤ سورۃ البقرۃ

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ سورۃ البقرۃ: آیت ۱۶۳

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي
الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ع سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۵ تا ۲۵۷

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۚ غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ سورۃ البقرہ آیات ۲۸۴ سے ۲۸۶
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ سورۃ آل عمران آیت ۱۸

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ
تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَآءُ ۗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۗ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ
فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ سورہ آل عمران آیت ٢٦ تا ٢٧
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ سورۂ اعراف آیات ٥٤ تا ٥٦
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا
تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ

سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ ع سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰ تا ۱۱۱
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لا لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ لا فَاِنَّمَا
حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَ
قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ ع سورۂ مؤمنون ۱۱۵ تا ۱۱۸
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ لا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ لا فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ﴿٣﴾ لا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ ط رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ ط اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ٍۨ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ لا وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ ج لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ

الْاَعْلٰی وَ یُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ
لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ سورۃ الصّٰفّٰت ایک تا ۱۱
یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾
یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا
انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ
ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ سورۂ رحمٰن آیت ۳۳ تا ۴۰
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ
اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع　سورۃ الحشر آیت ۲۱ تا ۲۴

قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا
سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ لا يَّهْدِىْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ
وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿٢﴾ لا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ
رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ لا وَّاَنَّهٗ
كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ لا　سورۃ الجن ایک تا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۵
وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَ
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢

اِلٰهِ النَّاسِ ۟ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۟ۙ

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۟ۙ

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۟۠

درود شریف کی حکمت

انسانوں خاص کر ان بندوں پر جن کو کسی نبی کی ہدایت و تعلیم سے ایمان نصیب ہو اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی و رسول کا ہوتا ہے جس کے ذریعہ ان کو ایمان ملا ہو اور ظاہر ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے واسطہ سے ملی ہے، اس لئے یہ امت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنونِ احسان آنحضرت ﷺ کی ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور حمد و تسبیح کی جائے، اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ ان پر درود و سلام بھیجا جائے، یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مزید رحمت، رأفت اور رفعِ درجات کی دعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ہدیہ، وفاداری و انکساری کا نذرانہ اور ممنونیت و شکر گزاری کا اظہار ہوتا ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دعاؤں کی کیا احتیاج! بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے ہدیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت!

تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی ان کی خدمت میں پہنچا تا ہے اور ہماری اس دعا و التجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ اس دعا گوئی اور اظہار وفاداری کا خود ہم کو پہنچتا ہے، ہمارا ایمانی رابطہ مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ اخلاص کے ساتھ درود پڑھنے کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے درود و سلام کا راز اور اس کے فوائد و منافع۔

درود وسلام کے فضائل

''حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا، اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔'' [1]

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی اور گواہ ہوں گا۔

ایک گذارش

کوشش کریں کہ جمعہ کے دن یہ تمام درود شریف پڑھیں اور پھر اپنی دعاؤں میں عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے لئے دعا مانگیں کہ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے اور سو فیصد حضور اکرم ﷺ کے طریقوں پر چلنے والے بن جائیں غیر مسلموں کو بھی اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائیں۔ اور حضور اکرم ﷺ کی صورت وسیرت اور صفات واخلاقِ حمیدہ معلوم کرنے کے لئے ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہیئے کہ شمائل ترمذی ترجمہ شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ (مؤلفہ ڈاکٹر عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ) ان دونوں کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں۔ ان دونوں کتابوں کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

---

[1] الترغیب، باب فی اکثار الصلاۃ علی النبی: ۲/۳۲۳ ورواہ النسائی فی باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/۱۹۱

درود شریف کی منزل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ، صَلَاۃً اَنْتَ لَھَآ اَھْلٌ، وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ.

۲

رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖٓ اَجَلَّھَا، وَاقْضِ لِیْ بِجَاھِہٖ حَوَآئِجِیْ كُلَّھَا، وَصَلِّ عَلَیْہِ كَمَآ اَنْتَ اَھْلُھَا، وَسَلِّمْ وَ شَرِّفْ وَ كَرِّمْ دَآئِمًا.

۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ.

۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٦

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

٧

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ.

٨

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ كَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ
نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ كَمَا یَنْبَغِیْ
اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ
مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ

بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ،

٩

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

١٠

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ،
وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ، وَصَلِّ عَلٰى
قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ.

١١

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ،
وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

وَالْمُسْلِمَاتِ.

۱۲

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، بِكُلِّ اٰيَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّىْ تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا.

۱۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ، وَعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

۱۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ.
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

۱۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا.

۱۶

(اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥)
لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ وَسَعْدَيْكَ، صَلَوَاتُ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ
وَالْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ، وَمَا سَبَّحَ لَكَ
مِنْ شَيْءٍ يَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ، الدَّاعِيْ إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ، وَعَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۷

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهٖ وَأَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

۱۸

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّجَزَاهُ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهٗ.

۱۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ وَاجْزِهٖ عَنَّا

خَيْرَ الْجَزَآءِ.

۲۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَاٰتِهٖ سُؤْلَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى، كَمَآ اٰتَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى.

۲۱

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَرَاْفَتَكَ وَمَحَبَّتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ

اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۲۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
اَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ
اَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَ
اُمَّتِهٖ، وَعَلَيْنَآ اَجْمَعِيْنَ.

۲۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذّٰاكِرُوْنَ،
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ

الْاَرْضِ وَمِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

۲۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ.

۲۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖٓ اَدَآءً، وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ، وَاجْزِهٖ عَنَّآ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصّٰلِحِيْنَ، يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

۲۷

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ مِلْأَ مَا خَلَقْتَ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ عَدَدَ كُلِّ شَىْءٍ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ مِلْأَ كُلِّ شَىْءٍ، اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ عَدَدَ مَآ اَحْصَاهُ كِتَابُكَ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ مِلْأَ مَآ اَحْصَاهُ
كِتَابُكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ عَدَدَ مَآ
اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ
مِلْأَ مَآ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ.

۲۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّطْلِقِ عِنَانِ
الْإِيْمَانِ فِىْ مَيْدَانِ الْإِحْسَانِ، وَمُرْسِلِ رِيَاحِ
الْكَرَمِ اِلٰى رَوْضِ الْجِنَانِ، وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ.

٢٩

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُّفَرِّقِ فِرَقِ الْکُفْرِ وَ الطُّغْیَانِ، وَ مُشَتِّتِ بِغَایَتِهٖ جُیُوْشَ الْقَرِیْنِ وَ الشَّیْطَانِ، وَ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ.

٣٠

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفَرْقِ وَالْفُرْقَانِ وَجَامِعِ الْوَرَقِ وَ مُنْزِلِهٖ مِنْ سَمَآءِ الْقُرْاٰنِ، وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ سَلِّمْ.

٣١

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا.

صِیَغُ الصَّلاۃِ

۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ .

۲

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَ
الصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ
عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗٓ اَبَدًا .

۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ
صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمٰتِ .

۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ.

۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

٨

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

٩

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

١٠

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

١١

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ.

١٢

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۱۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ
وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۱۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ.

۱۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ.

۱۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۱۷

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ،
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ،
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ

بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۱۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۱۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۲۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ اِلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ اِلنَّبِيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۲۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ
لَكَ رِضًى وَّ لَهٗ جَزَآءً وَّ لِحَقِّهٖٓ اَدَآءً،
وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا
هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖٓ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا

عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى
جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ
يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

۲۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ
عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۲۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ
صَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

٢٤

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰۤى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

٢٥

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

صِیَغ السَّلَام

۱

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۲

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۳

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۴

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰه وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۵

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،
اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

۶

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

٧

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا، وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ.

٨

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

٩

بِسْمِ اللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ
لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،
شَهِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

١٠

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ
لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ.

۱۱

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ
لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ.

۱۲

اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ.

۱۳

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ.

١٤

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ
لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ
الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ.

١٥

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَوِیَ

عَلَيْهِ بَدَنِیْ بِعَافِيَتِكَ وَ نَالَتْهُ قُدْرَتِیْ بِفَضْلِ

نِعْمَتِكَ وَانْبَسَطَتْ اِلَيْهِ يَدِیْ بِسِعَةِ رِزْقِكَ

وَاحْتَجَبْتُ عَنِ النَّاسِ بِسِتْرِكَ وَاتَّكَلْتُ

فِيْهِ عِنْدَ خَوْفِیْ مِنْكَ عَلٰٓی اَمَانِكَ وَ وَثِقْتُ

مِنْ سَطْوَتِكَ عَلَیَّ فِيْهِ بِحِلْمِكَ وَعَوَّلْتُ

فِيْهِ عَلٰی كَرَمِ وَجْهِكَ وَعَفْوِكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جس پر میرا جسم قادر ہوا آپ کی دی ہوئی عافیت کی وجہ سے اور میری طاقت کی رسائی ہوئی اس گناہ پر آپ کی نعمت کی فراوانی کی وجہ سے اور میرا ہاتھ لپکا اس گناہ کی طرف آپ کی دی ہوئی وسعت رزق کی وجہ سے اور میں لوگوں سے چھپا رہا

آپ کی پردہ پوشی کی وجہ سے اور جب گناہ کرنے کے وقت آپ کا خوف آیا بھی تو آپ کے امان پر بھروسہ کیا۔ اور میں نے اعتماد کیا آپ کی گرفت سے بچنے کے لئے آپ کی بردباری پر اور (اسی طرح) میں نے بھروسہ کیا آپ کی ذات کے عفوو کرم پر۔

(الٰہی ان سب گناہوں کی معافی چاہتا ہوں)

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا وسردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّدْعُوْ اِلٰی غَضَبِكَ اَوْ يُدْنِیْ مِنْ سَخَطِكَ اَوْ يَمِيْلُ بِیْ اِلٰی مَا نَهَيْتَنِیْ عَنْهُ اَوْ يُبَاعِدُنِیْ عَمَّا دَعَوْتَنِیْٓ اِلَيْهِ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں ہر ایسے گناہ کی معافی مانگتا ہوں جو آپ کے غضب کی طرف بلائے یا آپ کی ناراضگی سے قریب کردے۔ یا مجھے اس چیز کی طرف مائل کردے جس سے آپ نے مجھے منع کیا ہے یا اس سے دور کردے جس کی طرف آپ نے مجھے بلایا ہے۔

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا وسردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

(٣) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَسْلَمْتُ اِلَيْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ بِغَوَايَتِیْٓ اَوْخَدَعْتُهٗ بِحِيْلَتِیْ فَعَلَّمْتُهٗ مِنْهُ مَا جَهِلَ وَ زَيَّنْتُ لَهٗ مَا قَدْ عَلِمَ وَ لَقِيْتُكَ غَدًا اُبَاوْزَارِیْ وَاَوْزَارٍ مَّعَ اَوْزَارِیْ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جس پر میں نے آپ کی مخلوق میں سے کسی کو اپنی گمراہی کی وجہ سے لگایا۔

یا مَیں نے اس کو اپنے مکر سے اس طرح دھوکہ دیا کہ میں نے اس کو سکھایا (گناہ کا راستہ) جس کو وہ نہیں جانتا تھا۔ (یعنی اپنی چال بازی اور چرب زبانی سے سبز باغ دکھلا کر لوگوں کو سود اور جوئے کی لعنت میں ملوث کر دیا جیسے انعامی بانڈز کی اسکیمیں اور انشورنس پالیسیاں وغیرہ) اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ (آمین)

اور میں نے خوبصورت بنا کر پیش کیا جس کو وہ جانتا تھا اور اب تو میں آپ سے کل ملوں گا اپنے اور دوسرے کے گناہوں کے بوجھ سمیت۔

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے ربّ! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّدْعُوْ اِلَى الْغَيِّ وَيُضِلُّ عَنِ الرُّشْدِ وَيُقِلُّ الْوَفْرَ وَيَمْحَقُ التَّالِدَةَ وَيُخْمِلُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ الْعَدَدَ. فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جو گمراہی کی طرف بلائیں اور راہ راست (سیدھے راستے) سے بھٹکا دیں اور وافر مال کو کم کردیں اور پدری جائیداد (خاندانی مال و دولت) کو نیست و نابود کردیں اور نیک نامی (ذکرِ خیر) کو ختم کر دیں اور نفری کو کم کر دیں، (اولاد واقرباء اور دوست احباب خبر نہ لیں، جیسے لوگ کہتے ہیں اب اسے کون منہ لگائے گا)۔

پس آپ رحمت نازل فرمائیے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمائیے ہمارے آقا وسردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

⑤ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَتْعَبْتُ فِيْهِ جَوَارِحِيْ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ حَيَآءً مِّنْ عِبَادِكَ بِسِتْرِكَ وَلَا سِتْرَ اِلَّا مَا سَتَرْتَنِيْ بِهٖ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ایسے تمام گناہوں کی جس میں تھکا دیا میں نے اپنے اعضاء کو اپنی رات میں اور اپنے دن میں اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا آپ کے بندوں سے شرماتے ہوئے آپ ہی کے پردے سے۔

اور درحقیقت کوئی پردہ پردہ نہ تھا سوائے اس کے جو آپ کی طرف سے میری پردہ پوشی ہوئی۔ کوئی پردہ پوشی نہیں کرسکتا سوائے آپ کے جو آپ نے پردہ پوشی کی۔

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے۔ اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

⑥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَصَدَنِیْ بِهٖ اَعْدَآئِیْ لِهَتْكِیْ فَصَرَفْتَ كَیْدَهُمْ عَنِّیْ وَلَمْ

تُعِنْهُمْ عَلٰى فَضِيْحَتِيْ كَاَنِّيْ لَكَ مُطِيْعٌ وَّنَصَرْتَنِيْ
حَتّٰى كَاَنِّيْ لَكَ وَلِيٌّ، وَاِلٰى مَتٰى يَا رَبِّ اَعْصِيْ
فَتُمْهِلُنِيْ! وَطَالَمَا عَصَيْتُكَ فَلَمْ تُؤَاخِذْنِيْ
وَسَاَلْتُكَ عَلٰى سُوْٓءِ فِعْلِيْ فَاَعْطَيْتَنِيْ فَاَيُّ
شُكْرٍ يَّقُوْمُ عِنْدَكَ بِنِعْمَةٍ مِّنْ نِّعَمِكَ عَلَيَّ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جس سے میرے دشمنوں نے میری پردہ دری کا ارادہ کیا۔

آپ نے ان کے مکر (فریب) کو مجھ سے پھیر دیا اور میری رسوائی پر آپ نے ان کی اعانت نہیں کی، گویا کہ میں آپ کا فرماں بردار بندہ ہوں (یعنی میرے دشمنوں نے بھری مجلس میں مجھے رسوا کرنے کا ارادہ کیا، آپ نے مجھے بچالیا)

اور آپ نے میری یہاں تک مدد کی کہ گویا میں آپ کا ولی ہوں۔

اور کب تک اے میرے پروردگار! میں آپ کی نافرمانی کرتا رہوں گا اور آپ مجھے ڈھیل دیتے رہیں گے۔

بہت عرصہ سے میں آپ کی نافرمانی کرتا رہا اور آپ نے میرا مواخذہ نہیں کیا (گرفت و پکڑ نہیں کی)

اور میں باوجود اپنے برے کاموں کے (گناہوں کے) آپ سے مانگتا رہا اور آپ مجھے دیتے رہے، (الٰہی) اب کونسا شکر ایسا ہے جو آپ کی نعمتوں میں جو مجھ پر ہیں ایک نعمت کے بدلہ میں بھی شمار ہوسکتا ہے (یعنی میرے شکر میں سے کوئی شکر بھی کسی ایک نعمت کا بھی حق ادا نہیں کرسکتا چہ جائیکہ آپ کی نعمتیں مجھ پر بے شمار ہیں)

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

---

٧ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ قَدَّمْتُ اِلَيْكَ تَوْبَتِيْ مِنْهُ وَوَاجَهْتُكَ بِقَسَمِيْ بِكَ وَاَشْهَدْتُّ عَلٰى نَفْسِيْ بِذٰلِكَ اَوْلِيَآئَكَ مِنْ عِبَادِكَ اَنِّيْ غَيْرُ عَآئِدٍ اِلٰى مَعْصِيَتِكَ، فَلَمَّا

فَصَدَنِيْٓ اِلَيْهِ بِكَيْدِهِ الشَّيْطَانُ وَمَالَ بِيْٓ اِلَيْهِ

الْخُذْلَانُ وَدَعَتْنِيْ نَفْسِيْٓ اِلَى الْعِصْيَانِ اِسْتَتَرْتُ

حَيَآءً مِّنْ عِبَادِكَ جَرَآءَةً مِّنِّيْ عَلَيْكَ وَاَنَا اَعْلَمُ

اَنَّهٗ لَا يُكِنُّنِيْ مِنْكَ سِتْرٌ وَّلَا بَابٌ وَّلَا يَحْجُبُ

نَظَرَكَ حِجَابٌ فَخَالَفْتُكَ فِي الْمَعْصِيَةِ اِلٰى مَا

نَهَيْتَنِيْ عَنْهُ ثُمَّ مَا كَشَفْتَ السِّتْرَ وَسَاوَيْتَنِيْ

بِاَوْلِيَآئِكَ كَاَنِّيْ لَآ اَزَالُ لَكَ مُطِيْعًا وَّاِلٰى

اَمْرِكَ مُسْرِعًا وَّمِنْ وَّعِيْدِكَ فَازِعًا

فَلَبِسْتُ عَلٰى عِبَادِكَ وَلَا يَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ غَيْرُكَ

فَلَمْ تَسِمْنِيْ بِغَيْرِ سِمَتِهِمْ بَلْ اَسْبَغْتَ عَلَيَّ

مِثْلَ نِعْمَتِهِمْ ثُمَّ فَضَّلْتَنِيْ بِذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

كَاَنِّيْ عِنْدَكَ فِيْ دَرَجَتِهِمْ وَمَا ذَاكَ اِلَّا

لِحِلْمِكَ وَفَضْلِ نِعْمَتِكَ فَضْلًا مِّنْكَ عَلَيَّ فَلَكَ

الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ فَاَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ كَمَا سَتَرْتَهٗ

عَلَيَّ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَّا تَفْضَحَنِي بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جس سے میں نے آپ کے سامنے اپنی توبہ پیش کی اور میں نے آپ کے سامنے آپ کی قسم اٹھائی اور اپنے اوپر آپ کے بندوں میں سے آپ کے اولیاء کو گواہ بنایا۔

کہ میں پھر نہیں لوٹوں گا آپ کی نافرمانی کی طرف، پھر شیطان نے اپنے مکر سے اس میں مجھے پھنسانے کی کوشش کی (اور میں نے اپنے کرتوتوں سے آپ کی مدد کو دور کر دیا)

اور آپ کی عدم نصرت نے مجھے اس گناہ کی طرف مائل کر دیا اور میرے نفس نے مجھے نافرمانی کی طرف دعوت دی تو میں نے آپ کے بندوں سے شرماتے ہوئے وہ گناہ چھپ کر کیا، آپ پر جرأت کرتے ہوئے اپنی طرف سے (یعنی آپ کے سامنے دیدہ دلیری کرتے ہوئے) حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ آپ سے مجھے کوئی چھپا نہیں سکتا نہ کوئی مکان نہ

اندھیرا، نہ کوئی حیلہ وتدبیر آپ سے اوجھل ہوسکتی ہے، نہ ہی کوئی پردہ نہ ہی کوئی دروازہ اور آپ کی نظر کو کوئی حجاب نہیں روک سکتا، اس جاننے کے باوجود میں نے جان کے بھی مخالفت کی اس گناہ کے کرنے میں جس سے آپ نے مجھے منع کیا تھا۔ پھر بھی آپ نے (اپنے فضل وکرم سے) پردہ فاش نہیں کیا۔

بلکہ آپ نے مجھے اپنے اولیاء (محبوب بندوں) کے ساتھ اسطرح برابر رکھا گویا کہ میں ہمیشہ سے آپ کا فرماں بردار بندہ ہوں اور آپ کے حکم بجالانے میں جلدی کرنے والا ہوں اور آپ کی وعید (دھمکی) سے ڈرنے والا ہوں۔

حالانکہ میں آپ کے بندوں پر مشتبہ رہا، آپ کے سوا میرے بھید کو کوئی نہیں جانتا تھا، لیکن پھر بھی آپ نے (اپنا خصوصی کرم فرما کر) مجھے کسی نشانی کے ذریعہ ان سے الگ نہیں کیا۔

(یعنی لوگوں کی نگاہ میں باعزت رہا، لوگ مجھے اپنے نزدیک اچھا ہی سمجھتے رہے ورنہ میں تو جیسا تھا آپ کے علم میں ہے۔ یہ محض آپ کا فضل وکرم تھا) بلکہ آپ نے مجھ پر ان نیک لوگوں کی نعمتوں کی طرح کامل نعمت فرمادی۔ پھر مجھ کو ان پر ان نعمتوں کی وجہ سے برتری عطا فرمائی۔

گویا کہ میں بھی آپ کے نزدیک ان کے رتبہ میں ہوں اور یہ سب کچھ جو مجھ پر آپ کا بے انتہاء کرم ہوا وہ آپ کے حلم اور بردباری اور آپ کی مزید نعمت اور آپ کی طرف سے سراسر احسان کے سوا کچھ نہیں تھا۔

پس آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اے میرے مولیٰ! اب آپ ہی سے میں سوال کرتا ہوں اے اللہ! جیسے آپ نے میرے گناہوں پر دنیا میں پردہ ڈالا اسی طرح آخرت میں مجھے رسوا نہ کیجئے گا۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!۔

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

⑧ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ سَهِرْتُ فِيْهِ لَيْلَتِیْ فِیْ لَذَّتِیْ فِی التَّاَنِّیْ لِاِتْيَانِهٖ وَالتَّخَلُّصِ اِلٰی وُجُوْدِهٖ وَتَحْصِيْلِهٖ حَتّٰٓی اِذَآ اَصْبَحْتُ حَضَرْتُ اِلَيْكَ بِحِلْيَةِ الصَّالِحِيْنَ وَاَنَا مُضْمِرٌ خِلَافَ رِضَاكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی لذت میں اور اس کے کرنے کے انتظار میں اور اس کے وجود اور اس کے حاصل کرنے تک کی رسائی میں، میں نے اپنی رات بے خوابی میں گزاری، یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی تو (ظاہرًا) میں آپ کے سامنے نیکو کاروں کا لبادہ اوڑھ کر حاضر ہوا، حالانکہ میں (باطن) میں بجائے نیکی کے وہی گناہ کی گندگی چھپائے ہوئے تھا آپ کی مرضی کے خلاف۔ اے رب العالمین! (مجھے اپنی مہربانی سے معاف فرما دیجئے)

پس آپ رحمت نازل فرمائیے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمائیے ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

⑨ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ ظَلَمْتُ بِسَبَبِهٖ وَلِيًّا مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ وَنَصَرْتُ بِهٖ عَدُوًّا مِّنْ اَعْدَآئِكَ اَوْ تَكَلَّمْتُ فِيْهِ لِغَيْرِ مَحَبَّتِكَ اَوْ نَهَضْتُ فِيْهِ اِلٰى غَيْرِ طَاعَتِكَ اَوْ ذَهَبْتُ فِيْهِ اِلٰى غَيْرِ اَمْرِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے میں نے آپ کے ولیوں میں سے کسی ولی پر ظلم کیا۔

یا اس کی وجہ سے میں نے مدد کی آپ کے دشمنوں میں سے کسی دشمن کی یا میں نے بات کی اس میں آپ کی پسند کے خلاف یا میں اس میں اٹھ کھڑا ہوا آپ کی مخالفت میں یا میں چلا ہوں اس میں آپ کے حکم کے خلاف۔

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

(١٠) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّوْرِثُ الضَّغْنَآءَ، وَيُحِلُّ الْبَلَآءَ وَيُشْمِتُ الْاَعْدَآءَ وَيَكْشِفُ الْغِطَآءَ وَيَحْبِسُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو کینہ کو جنم دے اور بلا (مصیبت) کو اتروانے کا سبب ہو اور ایسا گناہ جو دشمنانِ اسلام کو ہنسنے کا موقعہ دے یا میرے اس گناہ کی وجہ سے دوسروں کی پردہ دری ہوتی ہو یا میرے گناہ کے باعث مخلوق پر آسمان سے بارش برسنے سے روک لی گئی ہو۔

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے رب! اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میرے اس گناہ کو معاف فرما دیجئے اے سب سے بہتر معاف کرنے والے!

صلوٰۃ التسبیح

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

یہ تسبیح جس کا اوپر ذکر کیا گیا نہایت ہی اہم اور دین و دنیا میں کار آمد اور مفید ہے۔ جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کے اہتمام اور فضیلت کی وجہ سے ایک خاص نماز کی ترغیب بھی فرمائی ہے جو صلوٰۃ التسبیح (تسبیح کی نماز) کے نام سے مشہور ہے اور اسی وجہ سے اس کو صلوٰۃ التسبیح کہا جاتا ہے کہ اس میں تین سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے بہت ہی اہتمام اور ترغیب کے ساتھ اس نماز کی تعلیم فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے:

''حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے عباس! میرے چچا کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں؟ ایک بخشش کروں؟ ایک چیز بتاؤں؟ تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے، سب ہی معاف فرما دیں گے۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو

اور ہر رکعت میں جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

پندرہ مرتبہ پڑھو۔ پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو۔ پھر سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب دوسرے سجدے سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان پچھتر ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر دفعہ ہوگا۔ اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔'' [1]

فائدہ: صلوٰۃ التسبیح بڑی اہم نماز ہے جس کا کچھ اندازہ حدیث بالا سے ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر شفقت اور اہتمام سے اس کو تعلیم فرمایا ہے۔ علمائے امّت، محدثین، فقہاء، صوفیہ ہو زمانہ میں اس کا اہتمام فرماتے رہے ہیں۔ امام حدیث حاکم لکھا ہے کہ اس حدیث کے صحیح ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ تبع تابعین کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک مقتداء حضرات اس پر مداومت کرتے اور لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جن میں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ یہ عبد

[1] رواه ابو داؤد فی باب صلاة التسبيح: ١٨٣/١

اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استادوں کے استاد ہیں۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ابو الجوزاء رحمۃ اللہ علیہ جو معتمد تابعی ہیں اس کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ روزانہ جب ظہر کی اذان ہوتی تو مسجد میں جاتے اور جماعت کے وقت تک اس کو پڑھ لیا کرتے۔ عبد العزیز بن ابی روّاد رحمۃ اللہ علیہ جو ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بھی استاد ہیں۔ بڑے عابد زاہد متقی لوگوں میں ہیں کہتے ہیں جو جنت کا ارادہ کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کو مضبوط پکڑے۔ ابو عثمان حیری رحمۃ علیہ جو بڑے زاہد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کے لئے صلوٰۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ علامہ تقی سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ جو شخص اس نماز کے ثواب کو سن کر بھی غفلت کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنے والا ہے صلحاء کے کاموں سے دور ہے اس کو پکا آدمی نہ سمجھنا چاہئے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہر جمعہ کو صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (مرقاۃ باب صلاۃ التسبیح: جلد۳ صفحہ۲۱۳)

احادیث میں اس نماز کے دو طریقے بتائے گئے ہیں۔ اول یہ کہ کھڑے ہو کر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ چاروں کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. پڑھے۔ پھر رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان جب اٹھے تو دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اٹھے تو ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ

کہتا ہوا اٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ پڑھ کر بغیر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنے کے کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت کے قعدہِ اولیٰ میں اور اسی طرح چوتھی رکعت کے بعد قعدہِ اخیرہ میں پہلے ان کلموں کو دس دس مرتبہ پڑھے پھر التّحیات پڑھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" کے بعد الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے او پھر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ بدستور وہی ہے۔ البتہ اس صورت میں نہ تو دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ التّحیات کے ساتھ پڑھنے کی۔ علماء نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ کبھی اس طرح پڑھ لیا کرے کبھی اس طرح۔ چونکہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لئے اس کے متعلق چند مسائل بھی لکھے جاتے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ نمبر ۱: اس نماز کے لئے کوئی سورۃ قرآن کی متعین نہیں جو سورت دل چاہے پڑھے۔ (بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۵۷)

مسئلہ نمبر ۲: ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گنیں کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لے کر اس پر گننا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی کو اسی جگہ دباتا رہے۔
(فضائل اعمال باب فضائل الذکر: صفحہ ۵۹۱)

مسئلہ نمبر ۳: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس

کو پورا کرے۔ البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے۔ مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے۔ اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔

(بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۵۱ مع الزیادۃ از فضائل اعمال صفحہ ۵۹۱)

مسئلہ نمبر ۴: اگر سجدہ سہو کسی وجہ سے پیش آ جائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے وہ پوری ہو چکی۔ ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی تو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔

(بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۵۱ مع الزیادۃ از فضائل اعمال صفحہ ۵۹۱)

مسئلہ نمبر ۵: بعض احادیث میں آیا ہے کہ التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی
وَ اَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَ مُنَاصَحَةَ اَهْلِ
التَّوْبَةِ وَ عَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَ جِدَّ اَهْلِ
الْخَشْیَةِ وَ طَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَ تَعَبُّدَ

اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰٓى
اَخَافَكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ
بِهَا عَنْ مَّعَاصِيْكَ وَحَتّٰٓى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ
عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰٓى اُنَاصِحَكَ
فِي التَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰٓى اُخْلِصَ لَكَ
النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰٓى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ
فِي الْاُمُوْرِ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ
النُّوْرِ. رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَآ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. بِرَحْمَتِكَ
يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

’’اے اللہ! میں آپ سے ہدایت والوں کی سی توفیق مانگتا ہوں اور یقین کرنے والوں کے عمل اور توبہ کرنے والوں کا خلوص مانگتا ہوں اور صابرین کی پختگی اور آپ سے ڈرنے والوں کی سی کوشش (یا احتیاط) مانگتا ہوں اور رغبت والوں کی سی طلب اور پرہیز گاروں کی سی عبادت اور علماء

[1] الترغيب والترهيب فی باب صلاة التسبيح: ۱/ ۲۷۱

کی سی معرفت تا کہ میں آپ سے ڈرنے لگوں، اے اللہ! ایسا ڈر مانگتا ہوں جو مجھے آپ کی نافرمانی سے روک دے تا کہ میں آپ کی اطاعت (توفیق) سے ایسے عمل کرنے لگوں جن کی وجہ سے آپ کی رضا وخوشنودی کا مستحق بن جاؤں تا کہ خالص توبہ آپ کے ڈر سے کرنے لگوں تا کہ سچا اخلاص آپ کی محبت کی وجہ سے کرنے لگوں اور آپ کے ساتھ حسنِ ظن کی وجہ سے آپ پر توکل (بھروسہ) کرنے لگوں، اے نور کے پیدا کرنے والے! تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما، تو ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اپنی رحمت سے درخواست کو قبول فرما۔"

مسئلہ نمبر ۶: اس نماز کا اوقات مکروہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔ البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ پھر دن میں کسی بھی وقت پھر رات کو۔ (فضائل اعمال صفحہ ۵۹۲)

مسئلہ نمبر ۷: بعض احادیث میں اس تسبیح کے ساتھ لَاحَوْلَ کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر کبھی کبھی اس کو بڑھا لے تو اچھا ہے۔

(ماخوذ از فضائل اعمال، صفحہ ۵۹۲)

چھوٹی صلوٰۃ تسبیح

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو یہی ہے جس کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے۔ بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دنیاوی مقاصد

پورے ہونے کے لئے مجرب ہے اور مشائخ نے اس کا نام ''چھوٹی صلوٰۃ التسبیح'' رکھا ہے، اس کی صورت یہ ہے:

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں گی وہ قبول ہوگی وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ دس مرتبہ (پڑھیں) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس مرتبہ (پڑھیں) اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس مرتبہ (پڑھیں)۔

(ترمذی کتاب الوتر، باب صلاۃ التسبیح: ۱/۱۰۹)

فائدہ: علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اس کے فوائد جب ملیں گے جب کہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے محض زبان کو حرکت نہ ہو۔

اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علماء و مشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا۔ اس لئے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے، یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔

(خلاصہ از نجات المسلمین مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

جو لوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بلکہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور پھر اپنی مغفرت و بخشش کی اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دعا مانگ سکتے ہیں۔ لہٰذا اسی کو اپنے عمل میں لے لیں۔

اپنی نمازیں صحیح کیجئے

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنی نماز صحیح کرنے کی کوشش کرے۔ نماز جتنی صحیح ہوگی اور سنت کے موافق ہوگی اسی قدر ہمارے دنیا کے اور آخرت کے تمام حالات صحیح ہوں گے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنی نمازیں درست کرنے کے لئے وہ ایسی کتابیں پڑھے جن میں بزرگ علماء حضرات نے تمام طریقے وضاحت سے ذکر فرمائے ہیں۔ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب ''نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں'' اور کتاب ''خواتین کا طریقہ نماز'' (مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی) ''قومہ اور جلسہ میں اذکار کا ثبوت'' (مولانا فضل الرحمٰن اعظمی صاحب) ان تینوں کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ہم یہاں نماز کی اصلاح اور سنت کے مطابق پڑھنے کے لئے مختصراً چند چیزیں لکھتے ہیں جن میں عموماً کوتاہیاں ہوجاتی ہیں۔ برائی مہربانی اہتمام کے ساتھ ان کی اصلاح اور درستگی کی کوشش کریں۔

(١) اپنی قرات صحیح کریں، کم ازکم سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورتیں کسی ماہر قاری کو سنا کر قرات صحیح کرلیں کہ ''ح'' اور ''ہ'' میں، ''س'' اور ''ث'' میں اور ''ت'' اور ''ط'' میں فرق واضح ہوجائے۔

(٢) سورہ فاتحہ کی ہر آیت پر وقف کریں تاکہ اطمینان سے نماز ادا ہو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سورۂ فاتحہ کی ہر آیت پر وقف فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پڑھ کر

وقف کرتے پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر وقف کرتے۔

(مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن: صفحہ ۱۹۱، شمائل ترمذی، ابواب القرآت: ۲/۱۲۰)

اسی طرح صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا نماز میں سورہ فاتحہ میرے او میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے، نصف میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اس کو د جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب کہتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲

تو اللہ فرماتا ہوں میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔

اور جب وہ کہتا ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف وثنا بیان کی ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے کیونکہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد وثنا کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کی دعا و درخواست کا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔

پھر جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ (آخر تک)

تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔ (رواہ مسلم فی باب وجوب قرآۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ: جلد ا، صفحہ ۱۷۰)

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دے، پھر دوسری آیت پڑھے۔

۳ ان دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کیجئے جو نماز کے اندر پڑھنے کے لئے احادیث میں وارد ہیں اور ہم نے آئندہ صفحات میں نقل کر دی ہیں۔

ان دعاؤں کو پڑھنے سے کم از کم قومہ و جلسہ صحیح ادا ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ہم لوگ عمومی طور سے اس مرض میں مبتلا ہیں کہ قومہ اور جلسہ صحیح ادا نہیں کرتے، حالانکہ تعدیلِ ارکان یعنی مثلاً قومہ میں اطمینان سے اس طرح کھڑا ہونا کہ تمام اعضاء کو سکون و اطمینان مل جائے اور جسم پر کوئی خم بھی باقی نہ رہے۔ راجح قول کے موافق واجب ہے۔ لہٰذا ان دعاؤں کو پڑھنا چاہیئے۔ خصوصاً دو سجدوں کے درمیان کم از کم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ ضرور پڑھ لیں تاکہ اس کے ذریعہ سے دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے دو زانو سیدھا بیٹھنا میسر ہو جائے اور نماز صحیح ہو جائے۔ اس کے بعد اطمینان سے دوسرے سجدے میں جائیں۔

۴ پوری نماز میں اس کی کوشش کریں کہ ہاتھ نہ ہلیں، ہاتھ جو انسان کے قابو میں ہیں اگر ان کی حرکات پر ہم نے قابو پالیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ دل کے خیالات کو بھی اللہ تعالیٰ ہمارے قابو میں دے دیں گے، جو ہمارے ہاتھ میں ہے اگر وہ ہم کرلیں گے تو جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کر دیں گے۔

ایک اعرابی کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ داڑھی پر ہاتھ پھیر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو بدن کے سارے اعضاء میں سکون ہوتا۔'' (طحاوی علی المراقی صفحہ ۱۸۹)

اس لئے بہت زیادہ اہتمام اس بات کا رہے کہ پوری نماز میں ہاتھ نہ ہلے، کیونکہ بلا عذر ہاتھ ہلانے سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے۔ اس کا آسان حل یہ ہے کہ اپنے کسی دوست کو کہہ دیں کہ میری نماز دیکھا کر و اس میں کوئی سنت کے خلاف بات ہو تو بتا دینا اور خصوصاً اگر میرا ہاتھ ہلے تو (بھی مجھے میری نماز کے بعد کہ تم نے ایک بار یا کئی بار ہاتھ ہلایا) بتا دینا اس لئے کہ بسا اوقات کئی مرتبہ بلا عذر ہاتھ اٹھ جاتا ہے اور اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اگر کوئی کہے کہ آپ نماز میں ٹوپی سے یا کرتے کے دامن سے یا داڑھی سے کھیل رہے تھے تو آدمی فوراً انکار کر دیتا ہے، کیونکہ اس کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس سے بچیں۔

۵ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے اور ہلنے سے بھی بہت بچیں کیونکہ نمازی احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کھڑا ہوا ہے۔ اس لئے نماز میں سکون اور وقار کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بعض دوست اس برائی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ نماز میں کنکھیوں سے اس طرح دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں کہ سامنے سے آنے والے شخص کو یقین نہیں آتا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہے یا ویسے ہی کھڑا ہے اس لئے اس عادت کو فوراً چھوڑنے کی

کوشش کرنی چاہیئے، عورتوں کو بھی چاہئے کہ گھر کی کسی سمجھدار عورت کو اپنی نماز کا نگران بنالے کہ میرے وضو اور نماز کی غلطیاں بتلا دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی نماز میں ادھر ادھر جھکنے لگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ سے) نماز توڑنے کے قریب ہوگئی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو بالکل سکون میں رکھے، یہود کی طرح ہلے نہیں۔ بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔

٦ جماعت کے وقت سے کچھ وقت پہلے ہی مسجد چلے جائیں اور فرض نماز سے پہلے ذکر و تلاوت کا اور اگر وقت ہو تو نوافل کا اہتمام کریں۔ عورتیں بھی فرض نماز کی ادائیگی سے کچھ پہلے ہی مصلیٰ پر جابیٹھیں اور نماز میں دھیان جمانے کے لئے کچھ دیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلیں تاکہ نماز خشوع و خضوع والی بنے۔

٧ اگر دوران نماز وساوس آتے ہیں تو ان کے دفع کرنے کے کچھ اسباب اختیاری ہیں، لہٰذا ان کو اختیار کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت نفع ہوگا۔ مثلاً طہارت کا پورا خیال رکھا جائے، وضو باقاعدہ طور پر کیا جائے۔ وضو اور نماز کے درمیان کوئی دنیوی کام، بات چیت نہ کرے، جو کام نماز سے

پہلے کررہا ہے تھوڑی دیر اس کو چھوڑ دے تاکہ خیالات مٹ جائیں اور نماز شروع کرنے سے پہلے ذرا یہ سوچے کہ اب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے ہمکلام ہوں گا۔ لہٰذا مجھ کو بہت دھیان لگانے کی ضرورت ہے اور دونوں ہاتھ اٹھائے تو خیال کرے کہ اب میں نے دو جہاں والے کے سامنے ہاتھ اٹھائے ہیں، مجھے اب کسی سے کوئی غرض نہیں۔ ان کے سامنے سب حقیر و ذلیل ہیں۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر نیت باندھے اور سمجھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا عرض و نیاز کررہا ہوں۔

حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھ روپے کا ایک نسخہ عنایت فرمایا ہے جو کوئی اس کو استعمال کرے ان شاء اللہ وساوس نہیں ستائیں گے۔ پہلے لوگ تو اس کام کے لئے چلے کشی کرتے تھے، وہ بات یہ ہے کہ نماز پڑھنے میں جو الفاظ زبان سے ادا ہوں ان کی ادائیگی کی طرف دھیان رکھیں اگر معنی یاد ہوں تو معنی سوچتے رہا کریں اور نماز کو فکر سے پڑھیں، بے زاری سے ہرگز نہ پڑھیں۔

(۸) نماز پڑھنے سے پہلے سوچ لیں کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو اور شاید اس کے بعد اپنے مالک کے سامنے ادب سے کھڑے ہونے اور سکون سے رکوع وسجدہ کرنے کا موقع نہ ملے...... اور تکبیر تحریمہ سے پہلے یہ دعا مانگ لیں کہ اے اللہ! مجھے ایسی نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیری بارگاہ میں قبول ہو جائے۔

ان مذکورہ آٹھ باتوں کے اہتمام سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری نماز خشوع و خضوع والی بنتی جائے گی۔

ایک جامع دعا جس میں ۲۳ سال کی حضور ﷺ کی دعائیں موجود ہیں

ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس دعا کو ایک مرتبہ پڑھ لے تو بہت ہی بہتر ہے۔ چھوٹے بچوں کو بھی بچپن سے یہ دعا یاد کروا دینی چاہیے۔

اس دعا میں تمام بھلائیاں اللہ تعالیٰ سے مانگی گئی ہیں اور تمام برائیوں، مصیبتوں سے حفاظت کی دعا مانگی گئی ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی جامع دعا نہ بتادوں جس میں یہ سب کچھ آ جائے؟ تم یہ دعا مانگا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
سَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

وَسَلَّمَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔[1]

"(یوں کہا کرو) اے اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں ان تمام بھلائیوں کا جن کا سوال کیا آپ سے آپ کے بندے اور نبی محمد ﷺ نے اور ہم آپ سے پناہ چاہتے ہیں ان تمام شرور سے جن سے پناہ چاہی آپ کے بندے اور نبی محمد ﷺ نے۔ تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے والا ہے۔ نہیں گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ کی مدد سے۔"

علماء کرام اور طلباء کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔[2]

الٰہی! جو علم تو نے مجھ کو سکھایا ہے اس سے تو مجھ کو نفع بھی دینا اور وہ علم سکھانا جو مجھ کو نفع ہی نفع دے اور مجھ کو اور زیادہ علم عطا فرما، تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ہر حال میں اور اللہ کی پناہ لیتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔

[1] (ترمذی ابواب الدعوات جلد۲، صفحہ۱۹۲)
[2] (مشکوٰۃ جلد۱، صفحہ ۲۱۹، ابن ماجہ ابواب الدعاء باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۸۰)